اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

قادیان

ماہنامہ

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

شمارہ 3   مارچ 2014   امان 1393 ہش   جلد 33

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں اُس مولیٰ کریم کا اِس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اُس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اِس قدر بخشا ہے کہ اگر اِس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں..... اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اُس کے دین کے لئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 36-35)

مورخہ 9 مارچ 2014ء کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے نور ہسپتال میں مفت آئی کیمپ کا انعقاد
عمل میں آیا۔اس موقعہ پر محترم جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد افتتاحی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے

اس موقعہ پر ڈاکٹر گورو تیج پال سنگھ رندھاوا مریضوں کا معائنہ کرتے ہوئے جبکہ محترم صدر صاحب
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت محترم ڈاکٹر بدر صاحب اور بعض مہتممین کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے جموں میں مورخہ 16 فروری 2014ء کو پیس سیمپوزئم
منعقد کیا گیا۔اس موقعہ پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اختتامی خطاب کرتے ہوئے

اس موقعہ پر جموں کے ڈویژنل کمشنر صاحب خطاب کرتے ہوئے

مورخہ 26 فروری 2014ء کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے بلڈ ڈونیشن کیمپ
منعقد کیا گیا۔اس موقعہ پر محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ خطاب کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے منعقد فری طبی کیمپ میں
مکرم رفیق احمد قمر ایڈیشنل مہتمم خدمت خلق مریضوں کو دوائیاں دیتے ہوئے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی‘‘

(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 33/امان 1393 ہش مارچ 2014ء شمارہ 3

نگران: رفیق احمد بیگ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

زین الدین حامد

نائبین

محمد نورالدین ایم۔اے، کے۔طارق احمد، نیاز احمد نائیک

مینجر : طاہر احمد بیگ

مجلس ادارت : مبشر احمد خادم، سید عبدالہادی، مرید احمد ڈار، نسیم احمد ڈار، تبریز احمد سولیجہ

انٹرنیٹ ایڈیشن و کمپوزنگ: سید اعجاز احمد آفتاب

ٹائٹل پیج : نیّر احمد

دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس

mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن

http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک 200 روپے　بیرون ملک :50 امریکن $　یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن　2

☆ انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم　3

☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام　4

☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز　5

☆ خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرمودہ 7 مارچ 2014ء　7

☆ نظم　12

☆ حضرت مسیح موعودؑ کا جذبہ خدمت اسلام　13

☆ مخالفین احمدیت کے لٹریچر پر ہمارا تبصرہ　قسط 19　19

☆ تفصیل پروگرام سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت　28

☆ تاریخ کے صفحات۔(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی)　31

☆ ملکی رپورٹیں　34

اطفال کے صفحات: (گفتگو بر موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام)　38

اطفال کے صفحات: (سیرت حضرت مسیح موعود واقعات کی روشنی میں)　39

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :

Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۔ (الجمعۃ ۲،۳)

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں اُنہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۔ (آل عمران ۸۲)

اور جب اللہ نے نبیوں کا میثاق لیا کہ جبکہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دے چکا ہوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ کہا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ انہوں نے کہا (ہاں) ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس نے کہا پس تم گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۔ (الاحزاب:۸)

اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور ہم نے ان سے بہت پختہ عہد لیا تھا۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصف 10)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیّۃً غالب کردے خواہ مشرک بُرا منائیں۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَأَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر سورۃ الجمعة)

راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ’’کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے‘‘۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ (یعنی آخرین سے مرابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔ (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسی بن مریم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی مثیل مسیح مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے ہونے کی وجہ سے تمہاری امامت کے فرائض انجام دے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْحَرْبَ وَيُفِيْضَ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسی بن مریم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے صحیح فیصلہ کرنے والے، عدل سے کام لینے والے ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی کو ختم کریں گے یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔ اسی طرح وہ مال بھی لُٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا۔

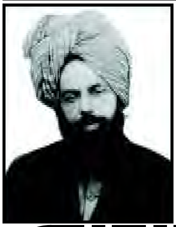

کلام الامام المہدی علیہ السلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اُس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اُس عالم کا حصّہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اُس روشنی سے حصّہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصنِ حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔" (روحانی خزائن جلد ۳، فتح اسلام، صفحہ ۳۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر **محمد مصطفی** صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ **نجات یافتہ** کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی **شفیع** ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے **مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ** رہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کا افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخری کار اُس کی روحانی فیض رسانی سے **اس مسیح موعود** کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی **عمارت کی تکمیل** کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے **ایک مسیح روحانی** رنگ نہ دیا جاتا۔" (روحانی خزائن جلد ۱۹، کشتی نوح، صفحہ ۱۴)

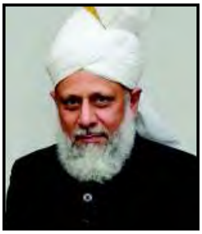

ازافاضات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ممبرانِ شوریٰ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

لندن

8-2-14

پیارے ممبران مجلس شوریٰ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ بھارت اپنی مجلس شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی خواہش پر اس پیغام کے ذریعہ یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ مجلس شوریٰ کے آداب اور تقاضوں کو مدنظر رکھیں اور ہمیشہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد کے طلبگار رہیں۔
قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اہم امور کے بارہ میں جماعت مومنین کو مشاورت کی تعلیم دی گئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی سنت سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صحابہ کے ساتھ اہم معاملات میں مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ ہماری جماعت میں بھی آغاز سے ہی یہ بڑی پاکیزہ اور بابرکت روایت چلی آرہی ہے اور اب تو اللہ کے فضل سے بڑی سے مضبوط بنیادوں پر دنیا بھر کی جماعتوں میں یہ اہم مجلس قائم ہو چکی ہے۔ چنانچہ جب مختلف ممالک میں خلیفۂ وقت کی منظوری سے جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر اہم امور کے بارہ میں مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا جاتا ہے تو اس میں منتخب نمائندے مختلف تجاویز پر غور وفکر اور بحث کر کے اپنی سفارش منظوری کے لئے خلیفۂ وقت کو بھجواتے ہیں۔ خلیفۂ وقت چاہیں تو ان سفارشات کو منظور کر لیں اور اگر ترمیم یا رد کرنا چاہیں تو تب بھی خلیفۂ وقت کا فیصلہ ہی حتمی ہوتا ہے۔ اس لئے مجلس شوریٰ کے نمائندگان کو یہ اہم اصولی بات ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئے کہ آپ صرف مشورہ دینے کے مجاز ہیں اور اس کی منظوری یا عدم منظوری آپ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ مجلس شوریٰ کا نمائندہ بننا ایک بڑے اعزاز کی بات ہے اور اس نمائندگی کی ذمہ داری کو نبھانا بہت ہی اہم کام ہے۔ مثلاً یہ کہ اجلاس کے موقع پر نمائندگان کی بروقت اور ہمہ وقت حاضری ضروری ہے۔ مجلس کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ پھر یہ بھی بہت اہم ہے کہ ایک دوسرے کی رائے کا احترام کیا جائے۔ کج بحثی سے پرہیز کیا جائے۔ دعائیں کرتے ہوئے کامل اخلاص اور تقویٰ سے اپنی آراء پیش کی جائیں اور مجلس کے ماحول کی سنجیدگی کو برقرار رکھا جائے۔

بھارت کی مجلس شوریٰ کے نمائندگان میں قادیان کے مقامی نمائندوں کے علاوہ بہت سے ایسے نمائندگان بھی شامل ہوں گے جو قادیان سے باہر سے آئے ہوں گے۔ اس نمائندگی کی بدولت ان کے لئے قادیان آنا ایک قیمتی موقعہ ہے۔ اس لئے اس بابرکت موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں بکثرت دعاؤں میں مشغول

رہنا چاہئے۔ایک احمدی کی یہ منفرد شان ہے کہ وہ دعا کے مواقع کی تلاش میں رہتا ہے۔قادیان کے گلی کوچوں کو جو برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے ملی ہے اس کی بڑی اہمیت اور انفرادیت ہے۔اس لئے اس مقدس بستی میں جو ایام بھی گزارنے کی آپ کو سعادت ملے ان میں بالخصوص دعاؤں پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کی ذمہ داری بہترین رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شاملین، منتظمین ومعاونین جلسہ سالانہ قادیان 2013ء کے لئے دعائیں

جلسہ سالانہ قادیان سے قبل اور بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں جو رپورٹیں پیش کی جاتی رہی ہیں اُن کے آمدہ جواب بنام افسر جلسہ گاہ جو دعاؤں پر مشتمل ہیں احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج ہیں:

مکتوب QND-1716/7-1-2014 میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آپ کی فیکس مورخہ 19 دسمبر 2013ء موصول ہوئی۔جزاکم اللہ۔اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جلسہ کے تمام انتظامات بخیر وخوبی سرانجام پائیں۔اللہ کرے جملہ انتظامیہ اور معاونین پوری مستعدی اور لگن کے ساتھ مہمانان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں کمربستہ رہیں اور للٰہی جلسہ کی دائمی برکات سے مستفیض ہوں۔اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو موسم کی شدت سے محفوظ رکھے۔جلسہ کے جملہ پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے اور اپنے بیشمار فضلوں اور انعامات کا وارث بنائے۔آمین‘‘

نیز مکتوب QND-1708/7-1-2014 میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جلسہ سالانہ قادیان کے تینوں دن ہونے والی کارروائی کے بارہ میں آپ کی تمام رپورٹس موصول ہوئیں۔جزاکم اللہ

اللہ کرے کہ تمام شاملین جلسہ جملہ تقاریر اور جلسہ کے ماحول کا نیک اثر لے کر اپنے گھروں کو بخیر وعافیت روانہ ہوں،سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث ٹھہریں اور عبادات اور تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ تمام انتظامیہ اور رضا کاران کی خدمات کو قبول فرمائے۔مسیح محمدی کی اس بستی کی بیشمار برکات سے حصہ عطا فرمائے اور آپ سب پر ہمیشہ اپنے پیار کی نظریں ڈالتا رہے۔آمین‘‘

اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جملہ دعاؤں کو ہم سب کے حق میں شرف قبولیت بخشے۔آمین

(افسر جلسہ گاہ، جلسہ سالانہ قادیان)

اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے اُسے پہچانے، خدا کو پہچاننے سے ہی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ہمارے سامنے کھڑی ہے

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے سو سال مکمل ہونے پر منعقدہ عظیم الشان تقریب کا ایمان افروز تذکرہ
مختلف مذاہب کے علماء و نمائندگان کی تقاریر اور حاضرین کے تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 مارچ 2014 بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تقریباً تین ہفتے پہلے جماعت احمدیہ یو۔کے نے برطانیہ میں جماعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کی تھی جس میں مختلف مذاہب کے علماء یا نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی مقدس کتب پر بنیاد رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ اور مذہب کے تصور کی تعلیم کو پیش کریں اور یہ کہ اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا کردار اور خدا تعالیٰ کی کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اس میں ظاہر ہے اسلام کی نمائندگی تو ہونی تھی اور جماعت نے کرنی تھی اس کے علاوہ یہودی، عیسائی، بدھ مت، دروزی، ہندومت وغیرہ کی بھی نمائندگی تھی، جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور زرتشتی اور سکھوں کی نمائندگی بھی تھی۔ بہائی وغیرہ بھی موجود تھے۔

اس کے علاوہ بعض سیاستدانوں اور ہیومن رائٹس کے نمائندوں کو بھی اپنے خیالات کا موقع دیا گیا۔ یہ تقریب یہاں کے سب سے بڑے پرانے اور روایتی ہال جس کا نام Guildhall ہے، میں منعقد ہوئی۔

حضور پُرنور نے فرمایا: میرا مقصد اس وقت یہ ہے کہ جو تقریب منعقد ہوئی اُس کے بارے میں کچھ بتاؤں۔

فرمایا اس وقت میں خلاصۂ مقررین کے چند فقرات پیش کروں گا۔ ایک ہندو کونسل کے چیئرمین ہمیش چندر شرما صاحب کہتے ہیں کہ وقت آ گیا ہے کہ ہم انسانیت کی بہتری کے لئے دوبارہ مذہب کی طرف رُخ کریں۔

دلائی لامہ کا پیغام، بدھ مت کے رہنما یہاں جو ہیں لندن میں، انہوں نے اُن کی نمائندگی میں پڑھا یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سے برطانیہ میں 11 رفروری 2014ء کو منعقد ہونے والی مذہبی عالمی کانفرنس کو منعقد کرنے کی جرأت مندانہ اقدام کو سراہتا ہوں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کے جلسے بہت دوررس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔

پھر دروزی کمیونٹی کے پیشوا شیخ موفق صاحب کہتے ہیں کہ میں امام جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اور اُن کی جماعت نے مجھے اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی اور میں جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں سو سال پورے ہونے کی خوشی میں منعقد کی جانے والی اس شاندار کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری دروز کمیونٹی کے ارضِ مقدس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت دوستانہ مراسم ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے دعوت ملنے پر خوشی ہے۔ آئیں ہم سب مل کر ظلم اور تشدد کی مذمت کریں اور محبت کے وہ بیج بوئیں جن سے صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ تمام عالم میں محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔

پھر کیتھولک چرچ کے بشپ کیمن مکڈونلڈ نے کہا کہ مجھے مذاہبِ عالم کی اس کانفرنس میں شمولیت کر کے اور کیتھولک چرچ کی نمائندگی میں اپنی تقریر پیش کر کے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کو اس قسم کے جلسوں کی شدید ضرورت ہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے پوپ کی کیبنٹ کے پریزیڈنٹ آف کیبنٹ جناب کارڈینل پیٹر ٹکسن کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

حضور پُرنور نے فرمایا بعض سیاسی لوگوں کے بھی پیغامات تھے اور خطاب تھے۔

فرمایا گھانا کے صدرِ مملکت کا پیغام اُن کے ایک ہائی کمشنر نے پڑھ کر سنایا۔

پھر یہاں کی بیرونس سعیدہ وارثی صاحبہ ہیں، یہ کہتی ہیں آج اس عظیم الشان ہال میں جلسہ مذاہبِ عالم کے لئے جمع ہونے والے معزز مہمانوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کی وسعتِ حوصلہ، کشادہ دلی، کشادہ نظری اور اعلیٰ ظرفی کی آئینہ دار ہے کہ آپ لوگوں نے عالمی نوعیت کی ایک ایسی تقریب کا انعقاد کیا ہے جس میں صرف اپنی جماعت کے عقائد پیش کرنے کے بجائے تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں برطانیہ کے طول وعرض میں محض انسانیت کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے گئے فلاحی کاموں کے اثرات نظر آتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں اس جلسے کے کامیاب انعقاد سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ دنیا بھر کے مذاہب مل بیٹھ کر متحد ہو کر بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کانفرنس میں شمولیت میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔

امریکہ کی کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم کی وائس چیئرمین ہیں، ڈاکٹر کیٹرینہ، بڑا تعلق ہے ان کا پرانا جماعت سے۔ یہ کہتی ہیں کہ آج آپ کے ساتھ شامل ہونے کا جو موقع مجھے مل رہا ہے۔ اس پر میں بہت خوشی اور اعزاز محسوس کر رہی ہوں اور آپ کی جماعت کے برطانیہ میں قیام پر سو سال پورے ہونے کے موقع پر آج کی تقریب میں حاضر ہوں۔ کہتی ہیں آج کی تقریب باہمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اعلیٰ قدروں کی پہچان کے لئے منعقد کی گئی ہے اور یہ اوصاف ہی دراصل آپ کی جماعت کے بنیادی اصول ہیں۔

وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام اٹارنی جنرل رائٹ آنریبل ڈامینک گریو نے پڑھا۔ پیغام پڑھنے سے قبل انہوں نے اپنی طرف سے چند باتیں کہیں انہوں نے کہا کہ آج کا جلسہ ایک منفرد نوعیت کا جلسہ ہے۔ ایک عیسائی ہونے کے ناطے میرا یہ تجربہ ہے کہ ایسا شخص جو کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو، ایک لامذہب آدمی کی نسبت دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے احساسات وجذبات کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

پھر وزیرِ اعظم کا پیغام انہوں نے پڑھا کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کے انگلستان میں بے مثال خدمتِ خلق کو سراہتا ہوں۔ آپ لوگ ایک طرف ملک کے طول وعرض میں بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں تو دوسری طرف حالیہ سیلاب کے حالات میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر رہے ہیں (اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے اس میں بڑا کام کیا ہے) پھر کہتے ہیں کہ جہاں تک مذاہب کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کا سوال ہے تو آج کے دن منعقد ہونے والی یہ تقریب اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ آپ لوگ اپنے مشن میں کس قدر سنجیدہ ہیں کہ مختلف مذاہب کے لوگ مل بیٹھیں اور پوری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ مجھے اس بات کی بے حد مسرت ہے کہ اس اجلاس میں حکومتِ برطانیہ کی نمائندگی بھی ہو رہی ہے۔ ہم لوگ امام جماعت احمدیہ اور دیگر مذاہب کے نمائندگان اور دیگر مہمانان کے ساتھ مل کر اس بات پر غور کریں گے کہ مختلف ادیان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے کس طرح دنیا میں امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ملکہ جو چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ ہیں، اُن کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا کہ ملکہ عالیہ انگلستان کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اپنے صد سالہ جشن کے موقع پر Guildhall میں اس عظیم الشان جلسہ ہائے مذاہب عالم کا پیغام باعث مسرت ہے۔ ملکہ عالیہ کو اس جلسہ کے مقاصد جان کر بہت خوشی ہوئی اور وہ آپ

کے پیغام بھجوانے کی درخواست پر بہت ممنون ہیں۔ملکہ عالیہ کی آپ سب کے لئے دلی تمنا ہے کہ یہ جلسہ ایک کامیاب اور یادگار جلسہ ہو۔

حضور پُرنور نے فرمایا یہ تھے غیروں کے کچھ تاثرات ۔فرمایا جو میں نے وہاں کہا، اُس کا خلاصہ بھی بیان کردوں۔

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انسانوں کی اصلاح ہو اور انسان خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اُس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے۔انبیاء کی جو بات سنتے ہیں، وہ لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔جنہوں نے انکار کیا وہ بدانجام کو پہنچے۔میں نے پھر بتایا کہ جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تو آپ نے اس کے حصول کے لئے تبلیغ کو انتہا تک پہنچایا۔اور صرف تبلیغ ہی نہیں کی بلکہ راتوں کو اس شدت سے اس کے نتائج حاصل کرنے اور لوگوں کے دلوں اور سینوں کو کھولنے کے لئے دعائیں کیں کہ آپ کی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں۔آپؐ کے دل میں انسانیت کی اصلاح اور اُسے تباہی سے بچانے کے لئے جو درد تھا وہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔آپؐ نے اُن لوگوں کو جو ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، اُن سے برائیوں کو چھڑا کر بااخلاق اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والا بنا دیا۔یہ تبدیلی کوئی دنیاوی طاقت نہیں کر سکتی تھی۔یہ خالص اُس خدا کا فعل تھا جو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں پر قبضہ رکھتا ہے۔

پھر میں نے بتایا کہ دشمنوں سے حسنِ سلوک کی بھی ایسی مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائیں کہ جس کی کہیں دنیاوی معاملات میں مثال نہیں مل سکتی۔دشمنوں کو، اُن دشمنوں کو جنہوں نے مکہ میں دشمنی کی انتہا کی ہوئی تھی، فتح مکہ کے موقع پر اس طرح معاف فرمایا کہ جس طرح انہوں نے کبھی کوئی غلطی یا شرارت کی ہی نہ ہو۔ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سختی اور جنگوں کا الزام لگایا جاتا ہے۔ یہ تاریخی حقائق سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جنگوں میں پہل نہیں کی۔پھر بتایا میں نے کہ مَیں اور جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ مسیح موعود بانیٔ جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے اور اپنے ماننے والوں میں حقیقی اسلام کی تعلیم کو رائج فرما دیا۔ایک جماعت قائم کر دی جو حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے اور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔میں نے یہ بھی بتایا کہ مسیح موعود علیہ السلام جو اسلام کے احیائے نو کے لئے آئے، اُن کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہمیں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے۔خدا تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ اس پر عمل کرے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شاملین جلسہ کے تاثرات بھی بیان فرمائے۔

Stein Villumstad یورپین کونسل فار ریلیجنس لیڈرز کے جنرل سیکرٹری ہیں۔انہوں نے کہا کہ اُس طرح مل جل کر بیٹھنا اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ایک دوسرے کی بات کو حوصلے سے سننا اور پھر سب کا یہ تسلیم کرنا کہ ہم سب امن کے خواہاں ہیں ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر انگلستان میں گریناڈا کے ہائی کمشنر HE Joselyn Whiteman نے کہا کہ یہ بہت زبردست تقریب تھی۔یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے۔اور اس کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ آج کل دنیا کے مسائل کے حل کے لئے لوگوں کو اکٹھا کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

Mak Chishty، جو لنڈن میں میٹروپولیٹن پولیس میں کمانڈر ہیں، کہتی ہیں کہ مجھے آج کی تقریب میں یہ بات اچھی لگی کہ ہر کسی نے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیں۔دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی نہیں کی اور اسی چیز سے ہم میں باہم اتحاد اور یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

پھر یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے نمائندے Dr. Charles Tannock MEP، کہتے ہیں کہ مستقبل میں اس رستہ کو اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ احمدیوں کے بارے میں جس بات کو میں قابلِ قدر جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی تعلیمات کا مرکز 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک عالمی نوعیت کا پیغام ہے۔ جس قدر مختلف مذاہب مل بیٹھ سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔

Baroness Berridge، جو انگلستان کی پارلیمنٹ کی 'آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ' (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کی چیئر پرسن ہیں کہتی ہیں کہ احمدیہ کمیونٹی کس طرح دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات کرتی چلی جا رہی ہے اور یہ بات امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں بھی کی۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ ان کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں۔

سنتوخ سنگھ صاحب کونسلر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام جماعت احمدیہ یہ بات ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ تمام مذاہب میں بہت ساری تعلیمات مشترک ہیں۔ تمام مذاہبِ عالم ہمیں انسانیت کا سبق سکھاتے ہیں۔ ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کا بھلا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پھر ناروے سے Christian Republic پارٹی کے Billy Tranger ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب کے آخر میں ایک بہت ہی اہم پیغام دیا ہے کہ ہم سب کو مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنا چاہیے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہی وہ امر ہے جس کی اس دنیا کو اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس پیغام کی ہمیں ناروے میں بھی بہت ضرورت ہے۔

یونیورسٹی آف ایمسٹرڈم کے پروفیسر Dr. T. Sunier نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں۔

Greek Orthodox Patriarch of Antioch, سے تعلق رکھنے والے Father Ethelwine نے کہا کہ میں نے احمدیہ مسلم جماعت کے مختلف فنکشنز میں شمولیت کی ہے۔ امام جماعت کی شخصیت اور ان کے پیغام کو دل سے سراہتا ہوں۔ ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأت مندانہ اور قابلِ قدر اقدام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

جہانگیر سارو صاحب جو یوروپین کونسل آف ریلیجنس لیڈرز سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ میں مذہبی زرتشتی ہوں۔ میں اس تقریب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ سب مقررین نے بہت اچھی تقاریر کیں لیکن آخر میں امام جماعت کا خطاب تو بہت ہی بھرپور تھا۔

پھر رابن ہسّی جو مذہبی تعلیمات کے استاد ہیں کہتے ہیں کہ اس قدر روحانیت سے پُر یہ تقریب ہوگی مجھے نہیں معلوم تھا۔ میں نے بہت سارے مذاہب کے پیغامات سنے اور میں یقیناً گھر جا کر ان باتوں پر غور کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ امام جماعت احمدیہ کے لیکچر کا متن جلد شائع کیا جائے گا۔

پھر Canon Dr. Cane جن کا کیتھیڈرل سے تعلق ہے وہ کہتے ہیں کچھ عرصہ پہلے لوگ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ ہمیں مذہب کی ضرورت نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ یہ بات سراسر بے بنیاد ہے۔

بیلجئم یونیورسٹی Anwerpen کے ایک پروفیسر نے کہا کہ اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کے حوالہ سے امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے وہ بے حد متأثر ہوئے ہیں۔ خطاب سننے کے بعد ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم یونیورسٹی میں اپنے طلباء کو قرآن کریم کا فلیمش ترجمہ دیں گے تاکہ وہ قرآن کریم کو پڑھ کر اسلام

کی حقیقی تعلیمات جان سکیں۔

حضور پرُنور نے فرمایا ان کو ترجمہ دے دیا گیا ہے جو اپنی یونیورسٹی میں تقسیم بھی کر رہے ہیں۔تو اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے مزید راستے بھی کھلے ہیں۔

SANTIAGO CATALA RUBIO صاحب سپین سے آئے تھے اور میڈرڈ یونیورسٹی میں ریلجنز کے پروفیسر ہیں۔کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔جماعت کے ساتھ ان کا قریبی تعلق ہے۔برسلز میں 2012ء میں جو تقریب ہوئی تھی، یورپین پارلیمنٹ میں وہاں بھی آئے تھے، مجھے ملے تھے کہتے ہیں کہ:

اگر عالمی مذاہب کی اس کانفرنس کے متعلق اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرنے لگوں تو اس کانفرنس کی اہمیت اور مسلم جماعت احمدیہ کے پیغام کی اہمیت کو بیان کرنے میں کئی صفحات بھر جائیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کا نعرہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں تمام مذاہب کا خلاصہ ہے۔یہ نعرہ دنیا کے تمام مذاہب اور تمام لوگوں کو ان کے عقائد، حالات اور افکار سے بالا ہو کر یکجا کر دیتا ہے۔ایک ایسے وقت میں جب مسلمانوں کا ایک خاص طبقہ لڑائی ،نفرت، ظلم، دوسروں کی اور اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے اور اپنے ہی لوگوں پر حملہ کرنے کی حمایت کر رہا ہے جماعت احمدیہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔اس لئے اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہئے۔

(میگل گارسیا) Miguel Garcia یہ پیدروآباد کے ہیں انہوں نے چرچ کی مخالفت کے باوجود 1980ء میں مسجد بشارت بنانے کی اجازت دی تھی۔مسجد بشارت کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بھی ملے تھے۔انہوں نے ان کو ایک فریم تحفہ دیا جس پہ کلمہ لکھا ہوا تھا وہ انہوں نے اپنے دفتر میں بھی لگایا ہوا ہے۔یہ کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کو اس تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ یہ جماعت اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کے ساتھ پیدروآباد میں مسجد بشارت کے سنگِ بنیاد کے موقع پر 1981ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔اس کے بعد چوتھے خلیفہ کے ساتھ اسی مسجد کے افتتاح کے موقع پر 1982ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔اب اس کانفرنس کے ذریعہ مجھے جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ کے ساتھ ملنے کی بھی سعادت مل گئی۔

میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے الفاظ سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔انہوں نے جنگ وجدل سے آزاد ایک پُرامن معاشرے کے قیام کے حوالہ سے بات کی ہے اور اُن حکومتوں کی مذمت کی ہے جو دفاع کے نام پر اسلحہ کو انسانیت پر ترجیح دیتی ہیں۔مجھے خوشی ہے کہ مرزا مسرور احمد نے ایک ایسے معاشرہ کے قیام کیلئے جس کی بنیاد انصاف اور باہمی عزت واحترام پر ہو، مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کی دعوت دی ہے۔

حضور پرُنور نے فرمایا یہ چند تبصرے تھے جو میں نے پیش کئے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے، اُسے پہچانے اور خدا کو پہچاننے سے ہی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ہمارے سامنے کھڑی ہے جس کی وارننگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کلام میں اپنی تحریرات میں بارہا دی ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے پاکستان ،سیریا، عالم اسلام اور پوری دنیا میں امن وامان کیلئے نیز احمدیوں کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے دُعا کی تحریک فرمائی۔

سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

(ارشاد عرشی ملک)

تھے جس کے منتظر صدیوں سے سب پیروجواں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

مسخ ہر دین کی جب ہو گئی تعلیم دُنیا میں
ہوئی نوعِ بشر تقسیم در تقسیم ،دُنیا میں
ہر اِک مذہب تھا خواہاں اُس کی ہوتکریم ،دنیا میں
رشی اُس کا ہی آئے کر کے پھر تجسیم ،دنیا میں

مگر اسلام کی قسمت میں یہ زندہ نشاں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

مسلمانوں کا مہدیؑ تھا،نصاریٰ کا وہ عیسٰی تھا
وہ بدھ مت کے لئے گوتم تھا،ہندو مت کا کرشنا تھا
وہی زرتشت تھا اور مُوسوی مذہب کا مُوسیٰ تھا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غُلامی، اُس کا عرشی شرفِ اعلیٰ تھا

صدی اُنیسویں کے سر پہ ،وہ شاہِ جہاں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

کیا دعویٰ ،تو مُلحد،کافر و دجال کہلایا
خُدا کے عشق میں کیا کیا نہ اس نے نام رکھوایا

مسلسل کفر کے فتوؤں کا اِک بھونچال سا آیا
تہلکہ وہ مچا کہ شورِ محشر اس سے شرمایا

قیامت جس کا آنا تھا ،وہ آیا ناگہاں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

پڑھو اپنی کتابیں،پیش گوئیاں پھر سے کھنگالو
نکالو، وید اور گیتا،نظر انجیل پر ڈالو
تدبر اور تفکر بھی کرو، قُرآں کے متوالو
فقط انکار کا پیشہ ہی ،نادانو!نہ اپنا لو

جسے آنا تھا اپنے وقت پر وہ مہرباں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

پھنسی جب آ کے اِک گرداب میں اسلام کی کشتی
مسلمانوں پہ بے شک چھا گئی جب ذلت و پستی
صلیبی دین پر جب آ گئی تھی ،شوکت و مستی
یکا یک ہڑبڑا کر جاگ اُٹھی چھوٹی سی اِک بستی

ہوئی مشہور جس کے دم سے ارضِ قادیاں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جذبہ خدمتِ اسلام

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2013

(مولانا عطاء المجیب راشد صاحب۔امام مسجد فضل لندن)

قل ان صلاتی ونسکی و محیای ومماتی لله رب العالمین ۔
(سورۃ الانعام 6:163)

سورۃ الانعام کی جس آیت کی تلاوت کی گئی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ" ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جدّ وجُہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے"

(ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 162)

اس آیت کریمہ میں ہمارے محبوب آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا وہ بلند ترین مقام فنافی اللہ بیان کیا گیا جو عدیم المثال ہے۔آنحضور ﷺ کی مقدس زندگی کا ایسا دلربا نقشہ بیان کیا گیا ہے جو ہر جہت سے لاثانی اور بے نظیر ہے۔اس دور آخرین میں اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کے روحانی فرزند جلیل اور آپؐ کے عاشق صادق کو یہ سعادت اور توفیق عطا فرمائی کہ وہ کلیۃً اپنے آقا ﷺ کے رنگ میں رنگین ہو گیا اور کچھ ایسا فنا ہوا کہ اس ماہتابِ ہدایت نے اپنے وجود میں آفتابِ ہدایت کا ایک کامل اور حسین عکس پیدا کرلیا۔غلامِ صادق ؑ کا وجود آقائے نامدار ﷺ کا ظلِّ کامل بن گیا۔اُس کی زندگی آقائے دو جہان ﷺ کی غلامی میں قدم بقدم چلتی ہوئی اس آیت کریمہ کی ایک جیتی جاگتی تصویر بن گئی۔اسی تصویر کی ایک جھلک دکھانا میری آج کی تقریر کا موضوع ہے۔عنوان ہے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جذبہ خدمتِ اسلام"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی میں اسوۂ محمدیؐ کے عکسِ تام کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہی آیت کریمہ تجدید کے رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ پر بھی الہاماً نازل ہوئی اور خدائے علیم وخبیر نے خود اس بات کی شہادت دی۔(تذکرہ صفحہ 573،الہام 9 مارچ 1906)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی نظر میں خدمت اسلام کی عظمت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ جب 1889 میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو بیعت کی شرائط میں اس بات کو بطور خاص شامل کیا کہ ہر بیعت کنندہ اس بات کا عہد کرے کہ وہ

"دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔"

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 337)

ایک دردمند دل کی کیفیت:

19 ویں صدی کے آخر میں سارا ملکِ ہندوستان عیسائیت کی بھرپور یلغار کی زد میں تھا۔ہر طرف عیسائیت کی تبلیغی سرگرمیوں کا زور تھا۔مسلمان بالکل بے دست و پا تھے اور عیسائیوں کی یلغار،حکومت کی پشت پناہی اور مال و دولت کے بل بوتے پر،اُن کو خس و خاشاک کی طرح بہائے لئے جا رہی تھی۔اس کیفیت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں جو درد اٹھا اور جس طرح خدمتِ اسلام کا بے پناہ جذبہ ابھرا،اُس کیفیت کا کچھ اندازہ آپ کی اس درد بھری تحریر سے کیا جاسکتا ہے۔آپ نے فرمایا:

"کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملکِ ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا۔اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہانتک کہ وہ جو آلِ رسول کہلاتے تھے وہ

عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسول بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اُس توہین سے جو ہمارے رسول کریم ﷺ کی کی گئی، دُکھا۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 51-52)

اسلام کی حالتِ زار پر قلبی کرب

اسلام کی اس حالتِ زار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سینہ میں جو تلاطم برپا تھا اس کا کچھ اندازہ آپ کے اشعار سے بھی ہوتا ہے۔ایک فارسی شعر میں آپؑ فرماتے ہیں:

ایں دو فکرِ دینِ احمد مغز و جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملّت، قلّتِ انصارِ دیں

دشمنانِ دین کی کثرت اور دینِ احمد کے مددگاروں کی قلت، یہ دو فکریں ہیں جنہوں نے ہمارے دل و دماغ کو گداز کر دیا ہے۔

پھر فرماتے ہیں:

میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالی منار
دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل دیکھ کر
اے مری جان کی پناہ فوجِ ملائک کو اتار

یہی وہ درد وکرب تھا جو آپ کو راتوں کو بے قرار رکھتا اور آپ اسلام کی فتح اور غلبہ کے لئے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتے اور خدائے قادر و قیوم کے آستانہ پر اپنی بے تاب دعاؤں کے ساتھ جھک جاتے۔عرض کرتے

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
اے مرے پیارے مجھے اس سیلِ غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار
اس دیں کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

ان دلدوز کیفیات سے گزرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے خدمتِ اسلام کا عَلَم بلند کیا اور اسی جذبہ سے سرشار ہو کر زندگی کے آخری سانس تک اس کو سر بلند کئے رکھا۔

خدمتِ اسلام کا عظیم ترین مقصد

خدمتِ اسلام کا عظیم ترین مقصد اور ذریعہ دنیا کو خالقِ حقیقی سے آگاہ کرنا اور اس کی محبت میں فنا کرنا ہے۔یہ جذبہ جس شدت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں پایا جاتا تھا اس کو اپنے لفظوں میں بیان کرنے کی بجائے میں مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں:

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اِس کان سے ملا ہے۔اور اِس کی اِس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اُس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔اور سچا ایمان اُس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اُس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اُس سے پانا۔پس اِس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔میرا دل اُن کے فقر

وفاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔''

(اربعین، روحانی خزائن جلد 17۔صفحہ 345-344)

اپنے ذاتی تجربہ اور وجدان کی بنیاد پر آپ نے کس درد اور بے پناہ جذبہ سے دنیا کو خدا تعالیٰ کے آستانے کی طرف بلایا، وہ بیان سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔اے محرومو!اس چشمہ کے طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19۔صفحہ 22-21)

اس ارشاد کے ایک ایک لفظ سے خدمتِ اسلام کا جذبہ جس شان سے چھلکتا ہے وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔

آپ ؑ کا جذبہ خدمت اسلام۔خود اپنے الفاظ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں جس قدر خدمتِ اسلام کی تڑپ تھی اور جس طرح یہ لگن آپ کو لگی ہوئی تھی اس کی حدو بست کا اندازہ کرنا انسانی فکر وفہم کے بس میں نہیں۔خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنی طبیعت میں فطرتی عاجزی اور انکساری کے بے پناہ جذبہ کے سبب اپنے جذبات و احساسات کے اظہار میں حد درجہ اخفاء اور احتیاط سے کام لیتے تھے لیکن یہ جذبہ خدمتِ اسلام تو آپ کے رگ وریشہ میں اس گہرائی تک سرایت کر چکا تھا کہ وہ آپ کے حرف حرف اور زندگی کی ہر ادا سے چھلک پڑتا تھا۔ وقت کی رعایت سے صرف چند ارشادات وواقعات پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں اُس مولیٰ کریم کا اِس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اُس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اِس قدر بخشا ہے کہ اگر اِس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں.....اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اُس کے دین کے لئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔ اِس کام پر اُس نے آپ مجھے مامور کیا ہے اب کسی کے کہنے سے میں رُک نہیں سکتا.....اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صرف ہو اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔''

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"
(کلام امام الزمان)

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 36-35)

پھر آپ فرماتے ہیں اور کس درد سے فرماتے ہیں:

''ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اِس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے، لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سِکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 291-292)

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کا جوش جس قدر آپؑ میں پایا جاتا تھا۔ ذرا اس کا اندازہ لگایئے۔ فرمایا:

''اِس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اِس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 100)

پھر اسی تسلسل میں آپ اپنے جذبات کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔ فرمایا:

''میں خود جو اِس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اِس راحت اور لذّت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے''(ملفوظات جلد دوم صفحہ 99-100)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر آپؑ نے فرمایا:

''میرا تو خیال ہے کہ پاخانہ پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے۔ اور فرمایا۔ کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے، مجھے سخت ناگوار ہے۔ اور فرمایا: جب کوئی دینی ضروری کام آ پڑے تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں، جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ فرمایا: ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا عبدالکریم سیالکوٹیؓ صاحب صفحہ 28)

جذبہ خدمتِ اسلام کے بارہ میں گواہیاں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور بزرگ صحابی حضرت یعقوب علی عرفانیؓ اپنا لمبا اور قریبی مشاہدہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فطرت میں تبلیغ اسلام کا جوش اس قدر تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جاوے''

(حیاتِ احمد از یعقوب علی عرفانیؓ جلد اول حصہ دوم صفحہ 150)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا:

''میرے دماغ میں اسلام کی حالت اور عیسائیوں کے حملوں کو دیکھ دیکھ کر اس قدر جوش اٹھتا ہے کہ بعض وقت مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا''

(الحکم 7 تا 14 فروری 1923 صفحہ 8)

☆مرزا سلطان احمد صاحب کی گواہی:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب کا بیان ہے کہ ''شرک کے خلاف حضرت کو اس قدر جوش تھا کہ اگر ساری دنیا کا جوش ایک پلڑے میں اور حضرت کا جوش دوسرے پلڑے میں ہو تو آپ کا پلڑا بھاری ہوگا''

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 115-114)

☆ایک ہندو کا اعتراف:

حضرت یعقوب علی عرفانیؓ اپنی کتاب حیات احمد میں لکھتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور لالہ ملاوامل صاحب کی ملاقات اور تعلقات میں جو بات بدیہی طور پر نظر آتی ہے وہ تبلیغ اسلام ہی ہے۔ سب سے پہلی ملاقات اور محض ناواقفیت کی ملاقات اور اس میں بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ

آپ نے تبلیغ ہی شروع کر دی۔ لالہ ملاوامل صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ سمجھا کہ شاید مسلمانوں کے ہاں عشاء کی نماز سے پہلے کسی دوسرے کو تبلیغِ اسلام کرنا ایک ضروری فرض ہے کیونکہ مرزا صاحب نے نماز سے پہلے اس کام کو ضروری سمجھا'' (حیاتِ احمد از یعقوب علی عرفانی صاحبؓ جلد اول حصہ دوم صفحہ 149)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغ کس قدر عزیز تھی اور کس طرح ہر وقت اس طرف توجہ رہتی تھی ۔ اس کا اندازہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحبؓ مرحوم لدھیانوی کی بیٹی صفیہ بیگم صاحبہ کی روایت سے ہوتا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ:

''ایک دفعہ میرے والد صاحب نے مجھے بھیجا کہ جا کر حضرت صاحب سے عرض کرو کہ اب میں کیا کروں۔ میں گئی۔ حضور اقدس صحن میں کھٹولی پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم پاؤں دبا رہے تھے۔ میں نے جا کر والد صاحب کی طرف سے کہا۔ آپؑ نے فرمایا ''حضرت مولوی صاحب سے کہو کہ باہر جاویں تبلیغ کے لئے''۔ میں نے آکر والد صاحب کو کہہ دیا۔ والد صاحب ہنسے اور بہت خوش ہوئے ۔ فرماتے تھے۔ اللہ! اللہ! حضرت صاحب کو تبلیغ سب کاموں سے پیاری ہے اور میرے دل میں بھی تبلیغ کا بہت شوق ہے'' (سیرت المہدی حصہ پنجم صفحہ 309)

اس جذبۂ خدمتِ اسلام کا ایک خوبصورت اظہار اس وقت ہوا جب 1885 میں آپ کے ایک فدائی اور عاشق حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی سفرِ حج پر جانے لگے تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے ایک دلگداز دعا ان کو لکھ کر دی کہ وہ حضور کی طرف سے یہ دعا خانۂ کعبہ میں اور میدان عرفات میں بطورِ خاص کریں۔ اس میں لکھا کہ

''اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجّتِ اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اَب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر''۔

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 265)

خدمتِ دین میں انہماک

خدمتِ دین میں غیر معمولی محویت اور انہماک کا ایک واقعہ حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی زبانی سنئے۔ لکھتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامۂ قیامت برپا ہے۔ بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں ۔۔۔۔ مگر حضرت یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں ۔۔۔۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا۔ اتنے شور میں حضور کو لکھنے میں یا سوچنے میں ذرا بھی تشویش نہیں ہوتی۔ مسکرا کر فرمایا:

''میں سنتا ہی نہیں! تشویش کیا ہو اور کیونکر ہو''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 23)

خدمتِ دین کرنے والوں کی قدردانی

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے جذبۂ خدمتِ اسلام کا اندازہ اس بظاہر معمولی لیکن بہت پُر معارف بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ خدمتِ دین کرنے والوں کے بارہ میں آپ کا انداز کیسا دلربا تھا۔ حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب فرماتے ہیں کہ

''کوئی دوست کوئی خدمت کرے۔ کوئی شعر بنا لائے کوئی شعر تائیدِ حق پر لکھے آپؑ بڑی قدر کرتے ہیں اور بہت ہی خوش ہوتے ہیں اور بارہا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تائیدِ دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ اصل قبلۂ ہمت آپ کا، دین اور خدمتِ دین ہی ہے'' (سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 50)

دو صحابہ کی گواہیاں: حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ کو حضور کے قرب میں رہنے کا خوب موقع ملا۔ جذبۂ خدمتِ اسلام کے حوالہ سے وہ اپنے تاثرات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ اکثر سوتے کم تھے اور بہت کم لیٹتے تھے اور رات اور دن کا زیادہ حصہ مخالفوں کے رد اور اسلام کی خوبیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوتِ رسالت و نبوت اور قرآن شریف کے منجانبِ اللہ ہونے کے دلائل اور توحید باری تعالیٰ

اورہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں لکھنے میں گزرتا تھا اور اِس سے جو وقت بچتا تو دعاؤں میں خرچ ہوتا۔ دعاؤں کی حالت میں نے آپ کی دیکھی ہے کہ ایسے اضطراب اور ایسی بے قراری سے دعا کرتے تھے کہ آپ کی حالت متغیر ہوجاتی۔ اور بعض وقت اسہال ہوجاتے اور دورانِ سر ہوجاتا''

(تذکرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 11)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اسلام کی غیرت کے حوالہ سے اپنے جذبات کی کیفیت کچھ اس طرح بیان کی کہ

''میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے''(سیرت مسیح موعودؑ صفحہ 61)

پھر مزید فرماتے ہیں کہ

''جن دنوں میں وہ موذی اور خبیث کتاب ''امہات المومنین'' جس میں بجز دل آزاری، اور کوئی معقول بات نہیں، چھپ کر آئی۔ اس قدر صدمہ اس کو دیکھنے سے آپ کو ہوا کہ فرمایا:

''ہمارا آرام تلخ ہوگیا ہے''

(سیرت مسیح موعودؑ صفحہ 61)

(باقی آئندہ۔۔۔)

SUCCESS INDIA
PROMOTERS (PVT) LTD.,
White House, #11, Cholan Nagar, Kuniamuthur
Coimbatore - 641008, Ph : 0422 3227229
Fax : 0422 2252441
e-mail : successindia.net@gmail.com
www.successindia.net

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

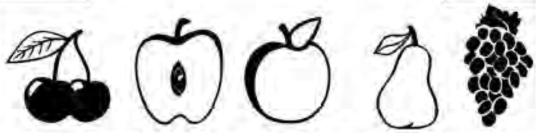

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9622584733, 9596285244

Chief Instructor
Shihan Abdul Quadir
(Black-Belt 5th Dan)

Ph. : (O) 2286-6110
Mob. : 9748185367
g_tma@yahoo.co.in
TEMPLE OF MARTIAL ARTS
W/B Govt. Regd. No. S/95035
International Sports Karate Association
Membership No. : I99/2025
Affiliated to
Japan - Okinawa Karate do shorin ryu ryukyukan
karate kubudo federation
All ryuku full contact karate do Association
H.O. 7, Crematorium Street, Kolkata - 700014

مخالفین احمدیت کے لٹریچر پر ہمارا تبصرہ -نزول مسیح وظہور مہدی کا تصور ضرورت اور اہمیت

قسط نمبر 18

(از غلام نبی نیاز، ہاری پاری گام، کشمیر)

رسالہ ہذا کی گذشتہ دو اشاعتوں میں مذکور بالا موضوع کی قسط نمبر 15 اور قسط نمبر 16 کے تحت اُمت مسلمہ میں مشہور عقیدہ نزول مسیحؑ اور ظہور مہدیؑ کے بارہ میں اجمالاً ذکر آچکا ہے۔ دونوں اشاعتوں میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سدا فیض عارفانہ کلام کا اندراج از دیاد ایمان وعلمیت کا باعث بنا ہوگا۔ نیز اس بات کا اظہار بھی کہ اُمت میں ہمیشہ خدا رسیدہ لوگ پیدا ہوتے رہینگے جو نور نبوی ﷺ سے مستفید ہوں گے۔ اور آخری زمانے میں امام آخر الزمان کی ضرورت، اہمیت اور حقیقت کو بزرگان کے اقوال سے بھی واضح کیا گیا۔ دونوں اقساط میں ایسے احباب کی تشفی کیلئے کسی حد تک مواد موجود تھا جو اِس عقیدہ کو طفل تسلی اور نا شرمندہ تعبیر ہونے والا خواب قرار دیتے نظر آتے ہیں۔ ایسے افراد کا کہنا ہے کہ جب مخبر صادق سیدنا ومولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو صرف قرآن حکیم اور سنت کو ہی مضبوطی سے تھامنے کا ارشاد فرمایا ہے تو پھر کسی دوسری چیز کا انتظار کیوں کر قابل اعتنا سمجھا جائے؟ اور ایسے عقیدہ کو کیوں درست قرار دیا جاسکتا ہے؟

ایسے افراد کے لئے قرآن حکیم کی ''سورہ الحشر'' میں مندرج الٰہی ارشاد

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (الحشر: ۸)

رہنما اور چشم کشا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو یوں بھی ہدایت فرماتا ہے کہ خدا کا رسولؐ جس چیز کی تمہیں تعلیم دیتا ہے یا جو کچھ دیتا ہے اُس کو لے لو اور جس سے وہ منع کرتا ہے اُس سے رُک جاؤ۔ پس یہ وہ ارشاد ربانی ہے جس سے یہ امر واضح ہے کہ قرآن حکیم کے علاوہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور ہر فعل جو دین اسلام سے وابستہ ہے وہ واجب التسلیم وعمل ہے۔ اور اُس کو ماننا اُس کی اطاعت اور اُس کی تشہیر وتفہیم مسلمانوں پر فرض ہے۔

پس قرآن حکیم میں مندرج ارشاد ربانی کے تناظر میں جب عقیدہ ''نزول مسیح ومہدی'' کو دیکھا جاتا ہے۔ تو یہ بات عیاں ہوکر سامنے آجاتی ہے کہ امت محمدیہؐ میں امت کے اندر سے ہی ایک عظیم الشان مصلح کے آنے کی پیش خبری اور خوشخبری موجود نظر آتی ہے۔ اگر چہ یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن مجید میں نام لے کر کسی ''مسیح ومہدی'' کا ذکر نہیں ملتا ہے۔ لیکن بعض آیات مبارکہ سے اس بات کی واضح جانکاری ملتی ہے کہ امت کے اندر ایک عظیم مصلح کے آنے کا راز پنہاں ہے اور بعض بزرگان دین نے اس سلسلے میں اپنی عارفانہ آراء کا اظہار بھی کیا ہے۔ جہاں تک احادیث مبارکہ کا تعلق ہے دونوں کے متعلق یعنی ''مسیح ومہدی'' کے متعلق بہت ساری روایات ملتی ہیں۔ مسیح موعود کی آمد سے متعلق روایات میں کوئی تضاد نہیں جبکہ مہدیؑ کی روایات میں واضح تضاد نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب روایات کو جنس کا سِد کی طرح رد کیا جائے۔ اور تصور مہدی کو ہی غلط تصور کیا جائے۔ جبکہ مسلمانوں کے تمام فرقے (شعیہ وسنی) سوائے ایک معمولی تعداد کے نزول مسیح وظہور مہدی کا شدت سے عقیدہ رکھتے ہیں اور اس بارہ میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے استنباط بھی کرتے ہیں۔ تائیدی دلائل دیتے ہیں۔ بدیں وجہ سنجیدگی سے منتظر فردا بھی نظر آتے ہیں۔ اور یہ بات بدیہی ہے کہ انتظار اُسی چیز کا ہوتا ہے جس کے بارہ میں مستند اخبار موجود ہوں اگر ایسی صورت نہ ہوتی تو انتظار اور بحث وتمحیث کبھی نہ ہوتی۔ المختصر نزول مسیح وظہور مہدیؑ کے بارہ میں سب متفق ہیں۔ یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اسلام کی معتبر کتب مثلاً صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ''مہدی'' کے بارہ میں کوئی باب ہی نہیں ہے۔ نیز بعض ائمہ نے بھی مہدی کا ذکر ہی نہیں کیا ہے مثلاً امام مالکؒ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنی کتب میں اس سلسلے میں کوئی باب ہی نہیں باندھا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہوسکتی ہے، کہ مہدی کے بارہ میں روایات کے اندر بہت سارا تضاد ہے جس زاویہ سے بھی دیکھا جائے تضاد ہی تضاد ہے۔ لیکن جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں لیا جانا چاہئے کہ تصور مہدی ومسیح ہی غلط اور فرضی ہے۔ صحیحین اور مذکور بزرگ ائمہ کے علاوہ خاص ''مہدی'' کے بارہ میں اس قدر روایات ہیں۔ جن کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہاں اِن روایات کی تطبیق ضروری ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے ہاں جو روایات مشہور ہیں وہ متضاد و مختلف ہیں۔ نقد ونظر کی کسوٹی پر پرکھنے سے ہی کسی صحیح نتیجہ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو جملہ روایات کو رد کرنے کا لامتناہی سلسلہ پیش آسکتا ہے۔ اس طرح امان اٹھ جانے کا خدشہ ہوگا۔

ضروری وضاحت: مسئلے کی اہمیت اور سمجھنے اور سمجھانے کے لئے یہاں ایک وضاحت کرنی شاید مفید مطلب ہوگی۔ جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ حدیث

پاک کی روشنی میں قارئین کرام کی نظر ہے۔ وہ یہ کہ مہدی ایک نہیں بہت سارے ہیں۔ اور ہوں گے جیسا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ بروایت حضرت عبد الرحمن بن عمرو السلمی وحجر ابن حجر۔۔۔" ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسنۃ، ابوداؤد کتاب السنہ باب لزوم السنۃ" بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 223-222)

قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمِعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْداً حَبَشِياً فَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافاً كَثِيْراً فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ... الخ

حضرت عبدالرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی اور سمع واطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو وہ بہت بڑے اختلافات دیکھے گا۔ پس تم اُن نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنا۔ (ایک روایت میں الخلفاء اور المھدیین کے درمیان اغلباً واؤ عاطفہ بھی موجود ہے) راوۃ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم وغیرہ۔ دیکھو مشکوٰۃ باب الاعتصام اور کنزل العمال جلد نمبر 1 صفحہ: 44) حدیث مذکور میں "المھدیین" صیغہ جمع ہے جو کثرت پر دلالت کرتا ہے یعنی اُمت میں بہت سارے مہدی ہوں گے۔

اسی طرح صحیح بخاری جلد نمبر 1 صفحہ 49 اور مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 97 (پرانی تقطیع) میں امت مسلمہ میں کثرت سے خلفاء آنے کی نوید یوں درج ہے:

"كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ"

فرمایا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے انبیاء کرام آئے تھے جب ایک نبی گذر جاتا تو اُسکے پیچھے دوسرا نبی آجاتا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ کثرت سے خلفاء ہوں گے۔"

نوٹ:- اِس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کثرت سے خلفاء آنے کی خوشخبری سنائی ہے۔ جو غیر نبی ہوں گے۔ لیکن ایک اور حدیث میں ایک خلیفہ کو نبی اللہ بھی بتایا ہے۔ اور اپنی امت کو بشارت دی ہے کہ یہ اُمت کبھی ہلاک نہیں ہوگی کیونکہ اس کے ابتداء میں مَیں خود ہوں اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہوں گے اور خود ہی فرمایا کہ وہ نبی ہوں گے۔ چنانچہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔

"أَلَا إِنَّهُ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَلَا رَسُولٌ وَأَلَا إِنَّهُ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي" (طبرانی فی الاوسط والصغیر)

کہ سُن لو! مسیح موعود اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور سُن لو وہ میری اُمت میں میرا خلیفہ ہے۔

پھر حدیث مجددین بھی بہت مشہور ہے۔ پس احادیث مبارکہ میں مذکور خلفاء مہدیین اور مجددین کی نوید جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو سنائی ہے وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہی ہوں گے اس لحاظ سے مہدی کہلائے جائیں گے۔ اس طرح مہدی کے بارہ میں کثرت روایات کو تطبیق کر کے صحیح صورت حال واضح ہوگی۔ نہ سب روایات کو مجروح قرار دیا جاسکتا ہے اور نہ سب کو صحیح کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ مزید تفصیل آگے آئے گی یہاں فی الوقت عقیدہ مسیح موعود کو قرآن وحدیث کے تناظر میں دیکھا جانا مطلوب ہے۔

مسیح موعودؑ: مسیح موعود یعنی ایسا مسیح جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو ایک ایسے مصلح کا مژدہ سنایا ہے۔ جس کو حضرت مسیح ناصریؑ سے مشابہت ہوگی اور اُن کا کام اصلاح اُمت کے ساتھ ساتھ غلبہ اسلام کے عظیم کام کو انجام دینا

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

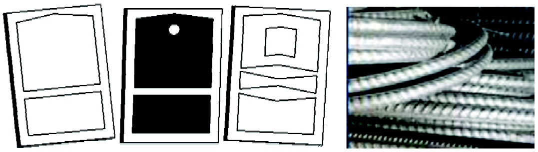

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

ہے۔ جواُن کا اصل ہدف ہے۔ احادیث میں ایسے مصلح کے بارے میں روایات موجود ہیں۔ یہاں قرآن مجید اور احادیث دونوں کا سہارا لے کر مسیح موعود کی حقیقت، اہمیت اور ضرورت کو بیان کرنے کی کوشش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قارئین کرام کو سمجھنے اور سمجھانے کے ساتھ ساتھ خاکسار کے لئے دعا کی توفیق بھی دے۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم کے سورۃ المزمل آیت 16 میں فرماتا ہے:

اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ شَاهِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ○

اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اُسی طرح جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

آیت ہذا میں لفظ" کَمَا" آیا ہے جو عربی زبان میں مماثلت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ یہاں اُمت مسلمہ کو یہ سمجھاتے ہیں کہ حضرت شہ لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں مماثلت یا مشابہت وجودوں میں نہیں، بلکہ نبوت اور دین میں ہے۔

سورہ النور آیت 54 میں اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو وعدے کے رنگ میں یوں مخاطب ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۪ الخ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ (امت مسلمہ) سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ایمان لانے والوں اور عمل صالح بجا لانے والوں کو زمین پر خلافت سے نوازے گا۔ جس طرح یا جیسے اُن لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو مومنین یعنی آنحضرتؐ کی امت سے پہلے تھے۔ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپؑ کی امت) (اس بات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ وعدہ خلافت ایمان اور عمل صالح کے ساتھ مشروط ہے۔ بصورت دیگر اِس نعمت کا پانا محال ہے۔)

نوٹ: اِس آیت میں بھی لفظ 'کما' استعمال ہوا ہے۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل حضرت موسیٰ علیہ السلام قرار دیا ہے۔ اور آیت استخلاف یعنی دوسری آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے درمیان مماثلت بتائی ہے۔ جس طرح پہلی آیت میں لفظ 'کما' سے مماثلت ومشابہت عیاں ہے اسی طرح دوسری آیت 'کما استخلف الذین من قبلھم' سے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں مماثلت ثابت ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کے بعد پے در پے خلفاء آئے اسی طرح دونوں آیات سے عیاں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی خلفاء ہوں گے اور ہونے چاہئیں۔ تبھی مماثلت کا مضمون پورا ہوجاتا ہے۔ بلاشبہ ہر دو آیات میں اللہ جل شانہٗ اسی بات کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور یہی حقیقت ہے

آیت استخلاف میں لفظ 'مِنۡکُمۡ' اور 'کَمَا' دونوں آئے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے سلسلہ موسویہؑ اور سلسلہ محمدیہؐ کے درمیان مماثلت تامہ کا اظہار فرمایا ہے اور خود ہی اس کی تعبیر وتفسیر کو آسان بنادیا ہے یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد انہی کی امت کے افراد کو اللہ تعالیٰ نے تاجِ خلافت سے نوازا تھا بعینہٖ لفظ 'منکم' سے اس بات کا واضح اظہار ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی آپ کے امتی ہی سدا آپؐ کے جانشین ہوتے رہینگے یہاں تک کہ چودھویں صدی میں آنے والا موعود بھی آپؐ کا ہی امتی ہوگا۔ (یہاں چودھویں صدی کا اظہار اس لئے کرنا ضروری ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ٹھیک چودھویں صدی پر آپؐ کا ہی امتی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت موسویہؑ کے موعود بن کر آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَقَفَّیۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ وَاَیَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ (سورہ البقرہ: آیت 88)

یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اُس کے بعد بھی مسلسل رسول بھیجتے رہے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلے کھلے نشان عطا کئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب کتاب نبی تھے آپ کے بعد سلسلہ نبوت جاری رہا اور ٹھیک چودھویں صدی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے یہ سب انبیاء تورات کی ہی پیروی کرتے تھے۔ (تاریخ حلبیہ جلد نمبر 1 صفحہ 97 پر اندراج ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار نبی گزرے ہیں۔)

حضرت عیسیٰؑ سلسلہ موسویہ کے موعود نبی تھے اور آپؑ بھی تورات کے مطابق ہی عمل پیرا تھے۔

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِیۡهَا هُدًی وَّنُوۡرٌ ۚ یَحۡکُمُ بِهَا النَّبِیُّوۡنَ الَّذِیۡنَ اَسۡلَمُوۡا ---الخ (سورہ المائدہ: 45) آگے آیت 47 میں فرمایا وَقَفَّیۡنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمۡ بِعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ الخ (المائدہ)

یقیناً ہم نے تورات اتاری اُس میں ہدایت بھی تھی اور نور بھی۔ اسی سے وہ انبیاء کرام جو موسیٰؑ اور تورات کے فرمانبردار تھے یہودیوں کے درمیان فیصلہ کرتے تھے اور انہی کے نقشِ قدم پر اُن کے پیچھے ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا۔

پس آیات بالا سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی نبی آئے اور وہ سب حضرت موسیٰؑ کے خلفاء تھے حتیٰ کہ سلسلہ موسویہ کا موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے۔ یہ سب تورات کے ہی تابع تھے یعنی شریعت حضرت موسیٰؑ کی تھی اور بعد میں آنے والے انبیاء آپؑ کی شریعت کے ہی پیروکار تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی۔ آپؑ خود فرماتے ہیں:

''یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ جائے۔''
(انجیل متی باب 10)

غرض حضرت موسیٰ علیہا السلام کے بعد کئی خلفاء گذرے ہیں جو خلعت نبوت اور عنایت نبوت سے بھی سرفراز ہوتے تھے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سلسلہ موسویہ کے آخری نبی (جو اُس امت کے موعود بھی تھے) صرف خلعت نبوت ہی کے حامل تھے۔

حاصل کلام مندرجہ بالا مضمون کا یوں ہے:

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہیں اس کا اظہار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں یوں فرمایا ہے:

''اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں میں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔'' (استثنا، باب 18 آیت)

چنانچہ نئے عہد نامہ یعنی انجیل میں اس کی یوں توضیع ملتی ہے:

''چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند تمہارے لئے تمہارے بھائیوں میں سے مجھ سا ایک نبی پیدا کریگا جو کچھ وہ تم سے کہے اُس کی سننا۔'' (رسولوں کے اعمال باب 3 آیت 21-22)

اسی طرح

(۲) سلسلہ محمدیہ، سلسلہ موسویہ کا مثیل ہے۔

(۳) سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰؑ کے بعد انبیاء کا آنا جاری رہا اُن میں سے کچھ نبی بادشاہ بھی تھے اور یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء ہی کہلاتے ہیں۔

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپؑ کے بعد ٹھیک چودھویں صدی پر آئے آپ صرف نبی تھے بادشاہ نہ تھے۔

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے وقت میں آئے تھے جب کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم میں زمینی سلطنت نہیں رہ گئی تھی۔

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غیر معمولی حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ جن کو آپ نے صبر و تحمل سے برداشت کیا وغیرہ۔

پس مماثلت کا تقاضا ہے کہ:

(۱) سلسلہ موسویہؑ کی طرح سلسلہ محمدیہؐ میں بھی خلفاء کا آنا جاری رہے۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد ٹھیک چودہ سو سال گزرنے پر آپ کی امت میں آپ کا آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے جو موسوی امت کے 'موعود' تھے پس لازم تھا کہ یہاں بھی 'موعود مسیح' چودھویں صدی پر آئے۔ (جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے رنگ میں مبعوث ہوئے۔ فالحمدللہ)

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ایسے وقت میں آئے جب مسلمانوں کی ظاہری شان و شوکت ختم تھی۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی عجز و انکساری کے ساتھ دنیا میں آئے اور آپ نے بھی صبر و تحمل اور دعاؤں کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا۔

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آخری خلیفہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نورِ نبوت سے منور تھے یعنی آپ براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی بن کر آئے تھے۔

(۶) حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سید الاولین والآخرین شہ لولاک 'خاتم النبیین' کے غیر معمولی لقب سے سرفراز تھے چنانچہ آپؐ کی امت کا موعود آپؐ کے طفیل منور تھا۔ اس طرح آپ کا بروز کامل بنا۔ اور بروزی نبی کہلایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق جائز نہیں جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اُس نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی سے پایا نہ براہ راست۔''
(تجلیات الٰہیہ صفحہ 9)

حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر احادیث میں: حضرت مسیحؑ اور حضرت مہدیؑ کے بارہ میں احادیث میں بہت ساری روایات ہیں اس جگہ حضرت مسیحؑ کے بارہ میں آمدہ روایات کا ذکر کرنا پہلے مطلوب ہے کیونکہ قرآن حکیم کی آیات سے اِس بارہ میں استنباط کیا گیا ہے۔

حدیث اوّل:- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''والذی نفسی بیدہٖ لَیوشِکَنَّ اَنْ یَنزِلَ فِیکُمْ اِبْنُ مَرْیَمَ حکماً، عَدلاً فَیکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَ یَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَ یَضَعَ الجزیۃَ وَیَفیضَ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ اَلسَّجدَۃُ الواحِدَۃُ خَیراً مِنَ الدُّنیَا وَمَا فِیھَا۔'' (بخاری باب نزول عیسیٰؑ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قریب ہے کہ ''ابن مریم'' تم میں نازل ہوگا۔ وہ حکم (یعنی صحیح فیصلے کرنے والا) اور

عدل کرنے والا ہوگا۔ وہ صلیب کو توڑنے والا (یعنی مذہب نصاریٰ کو بدلائل باطل کرنے والا) اور خنزیر کو قتل کرنے والا (یعنی مذہب نصاریٰ کی تائید کرنے والوں کو دلائل سے قتل کرے گا۔یعنی پادریوں کو) وہ جزیہ کو موقوف کر دیگا اور مال تقسیم کرے گا لیکن اُسے کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔(یعنی علوم ومعارف کے سمندر بہادے گا لیکن لوگ بوجہ گمراہی کے اُن علوم کو قبول نہیں کرینگے) یہ ایسا زمانہ ہوگا یعنی بے راہ روی، گمراہی اور لا مذہبی کا زمانہ جب ایک سجدہ کرنا تمام دنیا سے بہتر ہوگا۔یعنی ایسے گمراہی کے دور میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والا بہت عظیم تصور کیا جائے گا۔

دوسری حدیث:- "قَالَ رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نَزَلَ ابنُ مَریَمَ فیکُمۡ وَاِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ۔ (بخاری باب نزول عیسیٰؑ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانو! تمہاری کیسی حالت ہوگی جب کہ "ابن مریم" تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام ہے جو تم سے ہی ہوگا۔"

واضح رہے کہ سورہ نور کی آیت استخلاف میں بھی لفظ "منکم" آیا ہے اور اس حدیث میں بھی یہی لفظ "منکم" آیا ہے۔

خطاب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور اُمت مسلمہ سے ہے پس قرآن حکیم کی آیت اور حدیث ہذا سے یہی عیاں ہے کہ جس قدر بھی خلفاء اس امت میں ہوں گے وہ سب صحابہ کبارؓ اور امت کے لوگوں سے ہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ آخری خلیفہ جو "ابن مریم" کے نام پر آئیگا وہ بھی اِسی امت سے ہوگا۔تبھی سلسلہ محمدیہ اور سلسلہ موسویہؑ کے درمیاں مماثلت پوری ہوگی۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصالتاً آنے سے لفظ "منکم" کے معنے قائم نہیں رہ سکتے۔

صحیح مسلم میں بھی درج ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کَیۡفَ اَنۡتُمۡ اذا نَزَلَ ابۡنَ مَرۡیَمَ فِیۡکُمۡ فَاَمَّکُمۡ مِنۡکُمۡ۔" (صحیح مسلم مع شرح النوری جلد اول صفحہ 87)

کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔وہ تمہارا امام ہوگا تم میں سے۔حضرت امام مسلمؒ نے ایک اور روایت یوں بھی درج فرمائی ہے۔

"قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لَیَنۡزِلَنَّ ابۡنُ مریم حکماً عَدۡلًا فَلَیَکۡسِرَنَّ الصَّلِیۡبَ وَلَیَقۡتُلَنَّ الۡخِنۡزِیۡرَ وَالیَضَعَنَّ الۡجِزۡیَۃَ وَلَیَترکُنَّ الۡقِلَاصَ فَلَا یُسۡعٰی عَلَیۡہَا۔۔۔الخ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم جلد 1 صفحہ 136)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ابن مریم" ضرور بالضرور حکم وعدل بن کر تشریف لائینگے۔اور لازماً صلیب کو توڑینگے۔خنزیر کو قتل کرینگے جزیہ موقوف کرینگے۔اونٹنیاں بیکار ہوجائینگی (نئی سواریاں ایجاد ہونگی)۔

امت مسلمہ کو خوشخبری: حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کی خوشخبری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی امت مسلمہ کو دی ہے۔فرمایا:

"خَیۡرُ ھٰذِہِ الاُمَّۃِ اَوَّلُھَا وَاٰخِرُھَا۔ اوَّلُھَا فِیۡھِمۡ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واٰخِرُھَا فِیۡھِمۡ عیسیٰ ابن مَرۡیَمَ۔" (کنزل العمال جلد 7 صفحہ 202)

فرمایا اس امت کا اول اور آخر بہتر ہے اول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیھم سے یوں مخاطب ہوئے:

"لَیدرکَنَّ الدجال قومٌ مِثۡلُکُمۡ اور خَیۡر مِنۡکُمۡ وَلَنۡ یخزی اللہُ اُمۃ انا اولھا و عیسیٰ ابن مریم اٰخرھا۔" (حج الکرامہ صفحہ 423 بحوالہ مستدرک للحاکم و کنز العمال جلد 7 صفحہ: 202)

فرمایا دجال کا مقابلہ تمہاری جیسی یا تم سے اچھی قوم کریگی اور اللہ تعالیٰ اس امۃ کو ذلیل نہیں کرے گا۔جس کے اول حصہ میں مَیں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم ہیں۔

غرض "مسیح موعود" امت میں آنے کے متعلق احادیث کی مختلف کتب میں واضح احادیث موجود ہیں اور آنحضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی اس بات کا اظہار اپنے صحابہ کرامؓ کے سامنے کیا ہے۔اور امت مسلمہ میں آنے والے موعود مسیح اور امت موسویہ کے الگ الگ حلیے بیان کر کے امت کے سمجھنے کے لئے معاملے کو آسان بنا دیا ہے۔بد قسمتی کی بات ہے کہ امت مسلمہ سمجھنے سے عاری ہے۔اے کاش! وہ اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے مسیح محمدیؐ پر ایمان لا کر اس عظیم جہاد میں شامل ہو کر اُن کے سلطان نصیر بن کر رضائے رب رحمن وَ رضائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے حصہ پاتے۔اللہ تعالیٰ اُن کو توفیق عطا کرے اللّٰھم آمین۔

دو جدا، جدا حلیے: حضرت مسیح موعودؑ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے "قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَقِیۡتُ عیسیٰ فَنعتہُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالَ رَبۡعَۃ اَحۡمَرُ کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنۡ دیماسٍ یعنی الحَمَامَ۔۔۔ فَاَمَّا عِیۡسیٰ علیہ السلام فَاَحۡمَرُ جَعۡدٌ عَرِیۡضُ الصَّدۡرِ (بخاری کتاب بداء الخلق)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں شب معراج کو عیسیٰ سے ملا۔وہ درمیانے قد سرخ رنگ کا تھا گویا کہ حمام سے غسل کر کے نکلا ہے (دوسرے ٹکڑے کا ترجمہ: لیکن عیسیٰ سرخ

رنگ، گھنگریالے بال اور چوڑے سینے والا تھے۔)

بخاری شریف ہی کی کتاب میں یوں بیان ہوا ہے:

"فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جعدٌ عَرِیْضُ الصَّدرِ" (کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتب مریم اذنتبذت من اھلھا)

پس عیسیٰؑ سرخ رنگ، گھنگرالے بالوں والا اور چوڑے سینے والا تھے۔

آنے والے عیسیٰ کا حلیہ: حضرت نافعؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بتایا ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں لیکن مسیح دجال کانا ہوگا مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی اور یوں ابھری ہوئی ہوگی جیسے انگور کا دانہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ مکرمہ کے پاس ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گندمی رنگ کا خوبصورت آدمی ہے۔ زلفیں کندھوں تک پہنچ رہی ہیں، بال سیدھے شفاف ہیں جن سے پانی کے قطرے ٹپکتے نظر آتے ہی۔ وہ اپنے ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا مسیح ابن مریمؑ ہے۔ پھر میں نے اُن کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا گھنگریالے بال، سخت جلد، دائیں آنکھ کانی، ابن قطن سے ملتی جلتی شکل ہے اور ایک آدمی کے دونوں کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے کعبہ کے گرد گھوم رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح الدجال ہے۔

نوٹ:- خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نظارہ دکھایا گیا اس میں طواف کعبہ سے مراد یہ ہے کہ مسیح بیت رسد کی حفاظت اور اُس کی شان کو بلند کرنے کے لئے کوشاں ہوں گے اور دجال کعبہ کی تخریب کے درپے ہوگا۔ دونوں کے حلیوں میں نمایاں فرق ہے:-

پہلے مسیح کا حلیہ: (۱) قد درمیانہ (۲) سرخ رنگ (۳) چوڑا سینہ (۴) گھنگریالے بال

آنے والے مسیح کا حلیہ

(۱) گندمی رنگ (۲) خوبصورت (۳) زلفیں کندھوں تک (۴) بال سیدھے شفاف ایسے کہ گویا اُن سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔

بیان شدہ دونوں حلیے ایک دوسرے سے مختلف و متضاد ہیں۔ پس دونوں کو ایک قرار دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک کو نہ سمجھنے کے مترادف ہے۔

مسیح ابن مریم: سوال کیا جاتا ہے کہ آنے والے موعود کو عیسیٰ ابن مریم کہہ کر ہی کیوں پکارا گیا ہے۔ کیا اس سے واضح نہیں ہوتا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے جو بنی اسرائیل کے موعود تھے؟ اگرچہ اس سوال کا جواب جماعتی کتب میں پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ تاہم یہاں تھوڑی سی وضاحت از دیاد علمیت کے لئے کی جاتی ہے۔ عیسیٰ ابن مریم مسیح محمدی کے لئے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس قسم کی مثالیں مذہبی لٹریچر کے علاوہ دنیا میں بسنے والی تمام اقوام کے ہاں پائی جاتی ہیں۔ قرآن حکیم سورہ التحریم کی آیات نمبر 10 تا 12 میں اللہ تعالیٰ نے اس عارفانہ راز کا یوں اظہار کیا ہے۔ جہاں (۱) کفار کی مثال حضرت نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں سے دی ہے۔ (۲) مومنوں کی مثال فرعون کی بیوی اور حضرت مریم بنتِ عمران سے دی ہے۔

اور یہ سب استعارات ہیں اور اس کا استعمال ہر زبان میں ملتا ہے۔ پس آنے والے "موعود" کے لئے "مسیح ابن مریم" کا استعمال صفاتی طور پر ہے۔

امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں:-

اِطْلَاقُ اِسْمِ الشَّئِ عَلٰی مَایُشَا بِھُہٗ فِی اَکْثَرِ خَوَاصِہٖ وصِفَاتِہٖ جَائِزٌ حَسَنٌ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 689) یعنی کسی چیز کا نام دوسری چیز پر جو اُس کی اکثر خواص اور صفات میں مشابہت رکھے اطلاق کرنا جائز اور مستحسن ہے۔

کامل مماثلت کا تقاضا: بعض دوستوں نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ یہاں مثیل کا لفظ ہی استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ صاف صاف بتایا گیا ہے کہ "مسیح ابن مریم" یعنی حضرت مریم علیہا السلام کا بیٹا "مسیح" ہی آئے گا۔ سوال معقول ہے۔ اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ کمال مماثلت میں لفظ مماثلت یا حرفِ مماثلت نہیں لایا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی کلام فصیح و بلیغ گردانا جاتا ہے۔ چنانچہ فصاحت کلام کی ایک کتاب "دروس البلاغہ" میں بیان ہوا ہے:-

"وَاِذَا حُذِفَ اَدَاۃُ التَّشبِیہِ سُمِّیَ تَشبیھًا بَلغًا کَقَولِہٖ تَعَالٰی جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا۔" ای کاللباسِ فی السَّتْرِ... اور جب حرب مماثلت وتشبیہ حذب کیا جاتا ہے تو اس تشبیہ کا نام کمال فصیح و بلیغ رکھا جاتا ہے یعنی وہ کلام اعلیٰ قسم کا فصیح و بلیغ ہوتا ہے قرآن حکیم میں اس قسم کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً وَجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا۔ (سورہ النبیاء آیت: 11) یعنی ہم نے رات کو لباس بنادیا چونکہ رات پردے کا کام دیتی ہے گویا مانند لباس کے ہے۔ یہاں حرف تشبیہ ولفظ مماثلت کا کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔ لیکن بات اسقدر واضح ہے کہ ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس کلام سے کیا مراد ہے اور یہی فصاحت ہے۔ اِس قسم کی اور ایک مثال سورہ الدھر میں یوں بیان ہوئی ہے "وَاِذَا رَاَیْتَھُمْ حَسِبْتَھُمْ لُؤلُؤًا مَّنْثُوْرًا۔ آیت 20 یعنی جب تو اُن کو دیکھے گا تو اُن کو مانند موتی سمجھے گا یعنی جب تو اُن خادموں کو جو جنت میں جنتیوں کی خدمت پر مامور ہوں گے۔ بکھرے ہوئے موتیوں کے مانند پاؤ گے۔" یہاں بھی تمثیلی کلام ہے اور حرف تمثیل استعمال نہیں ہوا ہے۔ قرآن مجید میں

اِس قسم کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

بخاری شریف کتاب الاذان باب حد المریض میں ایک حدیث میں اس بات کا اظہار ہوا ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران ازواج مطہرات کو حکم دیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے کہا حضور نماز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھائینگے یہ ارشاد حضورؐ نے کئی بار دہرایا۔ تب آپؐ نے فرمایا "فَقَالَ اِنَّکُنَّ صَوَاحِبَ یوسُفَ" کہ تم حضرت یوسف کی بیویاں ہو۔ مراد یہ تھی کہ جس طرح مصر کی عوتوں نے حضرت یوسف کے ساتھ ضد اور تکرار کی اسی طرح تم میرے ساتھ کرتے ہو یہاں بھی حرف تشبیہ کا ذکر نہیں ہے یعنی حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا تم اُن عورتوں کے مانند ہو بلکہ فرمایا تم وہی ہو۔

اس بات کا جواب کہ کیوں "عیسیٰ ابن مریم" ہی کی مثال دی گئی ہے۔ دوسرا جواب اس طرح بھی دیا جا سکتا ہے جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ اس قسم کا تمثیلی کلام اپنے اندر ایسی فصاحت و بلاغت رکھتا ہے جو بعض صفات وخواص کی وجہ سے دو وجودوں میں موازنہ کے رنگ میں حقیقت کا اظہار کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہ عربی زبان میں خصوصاً اور دوسری زبانوں میں عموماً استعمال ہوتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنی ضروری ہے "عیسیٰ ابن مریم" حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا نام ہے۔ اور گرامر کے لحاظ سے یہ "اسم علم" ہے کنیت نہیں ہے اگر کسی نام کے ساتھ کنیت آتی ہے تو ترجمہ کرکے بات سمجھ آجاتی ہے۔ لیکن "علم" کا ترجمہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ یہ بات سب پر عیاں ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بنو اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا نام بشارۃً حضرت مریم علیہا السلام کو بتایا تھا جیسا کہ سورہ آل عمران آیت:46 میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ترجمہ جب فرشتوں نے حضرت مریم کو کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ایک بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے اُس کا نام "المسیح عیسیٰ ابن مریم" ہوگا۔

بشارت حضرت مریمؑ کو دی گئی ہے اور جس میں بتایا گیا کہ تمہیں ایک بیٹا دیا جائے گا جس کا نام "المسیح عیسیٰ ابن مریم" ہوگا۔ اگر اس نام کا الگ الگ ترجمہ کیا جائے گا تو کلام عجیب صورت اختیار کرے گا جو آیت بالا کے تناظر میں عجیب محسوس ہوگا پس "المسیح عیسیٰ ابن مریم" پورا ایک نام ہے جو حضرت عیسیٰؑ کا علم ہے۔ پس آنے والے موعود کے لئے جو امت محمدیہؐ میں آنا مطلوب تھا پورا نام دینا کلام کی وسعت اور معنوں کی گہرائی اور حسن کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ "المسیح عیسیٰ ابن مریم" حضرت مریمؑ کے بیٹے کا نام پورا کا پورا خدا تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کا یہ سمجھنا کہ چونکہ مسیح ابن مریم سے مراد وہی عیسیٰؑ جو حضرت مریمؑ کا بیٹا آئے گا غلط ہے۔ جس طرح "بن یمین" حضرت یوسف علیہ السلام کا بھائی تھا۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم (دائیں ہاتھ کا بیٹا) جو "بن یمین" ترجمہ ہے پکارتے رہیں بلکہ اگر پکارنا ہو تو "بن یمین" ہی پکاریں گے ایک صحابیؓ کا نام "معاذ بن جَبَل تھا۔ اگر کسی کو معاذ بن جبل سے تشبیہ دینا مطلوب ہو تو کیا ہم اس کا ترجمہ کریں گے یا نام دیں گے۔ معاذ بن جبل کے معنی ہیں پہاڑ کا بیٹا۔ اس طرح بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

ایک اور مسئلے کا حل: میرے نزدیک یہاں اللہ تعالیٰ نے ایک اہم مسئلے کا حل قوموں کو عموماً اور نیچریوں کو خصوصاً بتایا ہے۔ نیز قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے پر بھی اس میں دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ الاحزاب آیت نمبر 6 میں فرماتا ہے کہ "(چاہئے کہ) اُن (لے پالکوں) کو اُن کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ فعل ہے۔" حضرت زیدؓ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ "زید بن محمدؐ نہ کہو بلکہ زید ابن یعنی اصل باپ کا نام "زید بن حارثہ" پکارو۔ قرآن حکیم کا یہ ایک اصولی حکم ہے جو ہر جگہ مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اپنے قائم کردہ اصول کو خود ہی توڑ لے چونکہ حضرت عیسیٰؑ بن باپ تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے "عیسیٰ ابن مریم" بولا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم کہ باپوں کے نام سے ہی کسی کو پکارا کرو اس طرح انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔ (فافہم العلم عنداللہ)

اس سوال کا جواب کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے نزول بارہ احادیث میں موجود ہیں تو تاویل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگرچہ اس سوال کا جواب گذشتہ سطور میں واضح ہو چکا ہے کہ آنے والے موعود یعنی مسیح محمدی کا مسیح موسوی سے شدید مشابہت کی وجہ سے "عیسیٰ ابن مریم" کے نام سے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ زبانوں میں مروج اِس قسم کی مثالیں عام ہیں کہ شدید مشابہت و مماثلت کے وقت "مانند" کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ یا نہیں کیا جاتا ہے۔ جیسے بہادری کی وجہ سے کسی کو رستم اور کسی کو شیر کہا جاتا ہے اور سخاوت کرنے والے کو حاتم طائی سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ یہی بات احادیث میں واقع ہوئی ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ بنیادی غلطی جو مسلمان علماء کو لگی ہوئی ہے وہ عیسائیوں میں مروج عقائد سے متاثر ہو کر اُن کو اپنانا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر الآن کما کان زندہ سمجھنا۔ جب کہ خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے اس سلسلے میں واضح ارشادات موجود ہیں اور خود حضرت مخبر صادق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات کی خبر دی ہے اور علماء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کو عیسائیوں کا عقیدہ بتایا ہے۔ حضرت امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

"اِنَّ عِیْسٰی رُفِعَ وَھُوَ اِبْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ سنۃً ۔ ھٰذا قولُ النَّصَارٰی وَّ امَّا حَدِیْثُ النَّبی صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ عَاشَ عِیْسٰی عِشْرِیْنَ ومائۃ سَنَۃٍ ۔"

(دیکھو شرح المواہب اللدینہ جلد 5 صفحہ 421)

یہ بات کہ حضرت عیسیٰؑ تینتیس برس کے تھے جب آسمان پر چڑھ گئے یہ نصاریٰ کا قول ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی عمر ایک سو بیس (120) کی تھی۔

"اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ کَانَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ اِلَّا عَاشَ نِصْفَ عُمُرِ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَہٗ وَّاِنَّ عِیْسَی بن مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَّ مِائَۃً وَاِنِّیْ لَا اُرَانِیْ اِلَّا ذَاھِبًا عَلٰی رَأْسِ سِتِّیْنَ۔" (کنز العمال صفحہ 120 ومستدرک حاکم صفحہ 140)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنت الٰہی کے مطابق (سلسلہ کے بانی) نبی کی عمر اس سے پہلے (سلسلہ کے آخری) نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے۔ (اس سنت کے مطابق) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر چونکہ ایک سو بیس سال تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔ (یہ سنت الٰہی اور قاعدہ ربانی غالباً پرانی شریعت کے آخری نبی اور نئی شریعت کے بانی نبی کے بارہ میں ہے۔ فتفکر) (حدیقۃ الصالحین صفحہ:858)

کتاب لُباب الخیار صفحہ:248 پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک یوں درج ہے

"مَالَکُمْ اَلَا تَخَافُوْنَ مِنْ مَوتِ نَبِیِّکُمْ ھَلْ خَلَدَ نَبِیٌّ قَبْلِی فَاخْلَدَ فِیْکُمْ"

آپؐ اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو مخاطب ہیں فرمایا تم کو کیا ہوا ہے کہ تم اپنے نبی کی موت کا فکر کرتے ہو کیا جو نبی مجھ سے پہلے ہوئے ہیں کیا وہ ہمیشہ زندہ رہے کہ میں بھی تم میں ہمیشہ زندہ رہوں۔

اس قول مبارک سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جو آنحضرتؐ سے پہلے تھے وفات پا چکے ہیں۔ اُن کو زندہ سمجھنا اور آسمان پر خدا کے داہنے ہاتھ بٹھانا عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے حافظ بن قیم کی کتاب زادالمعاد میں لکھا ہے۔ (فتح البیان جلد 2 صفحہ 49) (ماخوذ از پاکٹ بک صفحہ:206)

فَفِیْ زَادِ الْمَعَادِ للحافِظِ ابن قَیِّمِ رحمۃ اللہ تعالیٰ مایُذکَرُ اَنَّ عِیْسٰی رُفِعَ وَھُوا بنُ ثَلَاثٍ و ثَلَاثِیْنَ سَنۃٍ لَا یُعْرَفُ بِہٖ اَثَرٌ مُتَّصِلٌ یُجِبُ الْمَصِیْرُ اِلَیْہِ قَالَ الشَّامِیْ وَھُوَا کَمَا قَالَ فَاِنَّ ذٰلِکَ اِنَّمَا یُرْوٰی عَنِ النَّصَارٰی۔

حافظ بن قیم کی کتاب زادالمعاد میں لکھا ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ۳۳ سال کی عمر میں اٹھائے گئے اُس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی تا اس کا ماننا واجب ہو۔ شامی نے کہا ہے کہ جیسا کہ ابن قیم نے فرمایا ہے فی الواقعہ ایسا ہی ہے۔ اس عقیدہ کی بناء حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں بلکہ یہ نصاریٰ کی روایات ہیں اور اُن ہی سے یہ عقیدہ آیا ہے۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی میں فرماتے ہیں:

زندگی تن مجو از عیسیت
کام فرعونی مخواہ از موسیت

یعنی عیسیٰؑ کی جسمانی زندگی کی تلاش نہ کر اور موسیٰؑ سے فرعونی ارادہ کی خواہش نہ کر یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی خواہشات میں تضاد ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جسمانی زندگی کا عقیدہ رکھنا بھی غلطی ہے۔ (دفتر دوم صفحہ 110)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے والے معتقدین سے یوں مخاطب ہیں:

زانکہ عشق مردگان پایندہ نیست
زانکہ مردہ سوئے ما آئیندہ نیست

مرے ہوئے لوگوں سے محبت پائیدار نہیں ہوتی کیونکہ مُردے دوبارہ دنیا میں نہیں آیا کرتے مطلب واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اُن کے واپس آنے کی تمنا اور اُمید رکھنا اُن کو خدائی منصب دینے کے مترادِف ہے شعر فرماتے ہیں:

عشق بر مردہ باشد پائیدار
عش را برحی جان افزائیدار

مردوں سے عشق پائیدار نہیں ہوتا۔ وہ جو زندگی عطا کرنے والا ہے اس سے محبت بڑھاؤ۔ دونوں مسلمانوں اور عیسائیوں کا رد فرماتے مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نظر آتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

Study Abroad

Get admissions in Top Level Universities/ Colleges/Schools
In
UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Ireland, Holland, Malaysia & China.

Visit / Settlement Abroad

- ➔Visit/Business Visa
- ➔Family Settlement Visa
- ➔Supper Visa for Canada

Just Email us and our office staff will provide you all the Help

EC
Education Concern®

Education Concern®
info@educationconcern.com / www.educationconcern.com
Skype: - counseling.educon

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

تفصیل پروگرام سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت 2014

سالانہ اجتماع میں حصہ لینے کا معیار: قائدین اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ جس مجلس میں دوران سال مقامی اجتماع کا انعقاد کیا جائے گا اُسی مجلس کے خدام واطفال کو مرکزی سالانہ اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔ ہر ضلع یا علاقائی سطح پر ہونے والے اجتماعات کے علمی مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے ایک خادم یا طفل کو ہی مرکزی سالانہ اجتماع کے مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔ بفرض محال وہ خدام واطفال جو صوبائی یا ضلعی اجتماع میں اول پوزیشن لائے ہیں اور وہ سالانہ اجتماع میں تشریف نہیں لا رہے تو انکی جگہ کسی دوسرے خادم کو اس مجلس سے مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔

علمی وورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام واطفال کی فہرست وٹیموں کے اسماء مقامی/ضلعی قائد کی طرف سے اجتماع سے قبل دفتر کو بذریعہ ڈاک یا Mail موصول ہونی ضروری ہے۔ اجتماع کے موقع پر قادیان آکر فہرست جمع کرانے کی صورت میں فہرست قابل قبول نہیں ہوگی اور موصولہ فہرست پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔

جن خدام واطفال کے نام بھیجے جا رہے ہیں انکے معیار کی ذمہ داری بھی صوبائی/ضلعی قائد ہی کی ہوگی۔ بہرحال تمام علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے خادم یا طفل کو پہلے Preliminary ٹیسٹ کو Qualify کرنا ضروری ہوگا۔ پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے:

حسن کارکردگی مقامی، ضلعی وصوبائی مجالس/قیادت: اسکے لئے بھارت کی جملہ مقامی، ضلعی وصوبائی مجالس خدام واطفال کے درمیان کارکردگی کے لحاظ سے موازنہ ہوگا اور سال بھر کی کارگزاری کے لحاظ سے مقامی مجالس میں پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دستخطوں والی سندات سے نوازا جائیگا۔ اسی طرح ضلعی مجالس میں پہلی پانچ پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو بھی سندات سے نوازہ جائیگا۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

(علمی مقابلہ جات خدام)

علمی مقابلہ جات خدام کے لئے گروپ بندی درجہ ذیل طریق کے مطابق ہوگی:

گروپ الف: اس گروپ میں وہ خدام شامل ہونگے جو مبلغ، معلم، یا حافظ ہیں یا پھر جامعہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم ہیں۔

گروپ ب: اس گروپ میں دیگر تمام خدام شامل ہونگے۔

مقابلہ حسن قرأت: (وقت 2 منٹ، ہر دو گروپ کا مقابلہ الگ الگ ہوگا) اس مقابلہ کے لئے سورۃ جمعہ کا پہلا رکوع مقرر کیا گیا ہے۔ ہر خادم کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ تلاوت قرآن کریم زبانی کرے۔ ٹیسٹ کے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا جائیگا کہ جو خادم تلاوت زبانی نہیں کریگا وہ مقابلہ میں حصہ لینے کا مستحق نہیں ہوگا۔

مقابلہ نظم خوانی: (وقت 2 منٹ) یہ مقابلہ ہر دو گروپ کا مشترکہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء کرام اور مشہور احمدی شعراء کے کلام میں سے نظم پڑھی جاسکتی ہے۔

مقابلہ تقاریر: (وقت 3 منٹ) حزب الف، ب کا مقابلہ الگ الگ ہوگا۔ **نوٹ: خدام کے تقریری مقابلہ میں تقریر زبانی کرنے کی کوئی شرط نہیں ہے۔**

عناوین: 1: خلافت امن عالم کی ضامن ہے 2: حضرت مسیح موعودؑ کا مقام ومرتبہ 3: ختم نبوت کی حقیقت

مقابلہ کوئز (QUIZ): نصاب: حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے'' یہ کتاب انوار العلوم جلد 10 میں موجود ہے۔ اور انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

جنرل نالج: معلومات عامہ سال 2013ء

☆مقابلہ مشاہدہ معائنہ☆مقابلہ پیغام رسانی☆مقابلہ پرچہ ذہانت

(ورزشی مقابلہ جات خدام)

1: فٹ بال **2:** والی بال **3:** نیشنل کبڈی **4:** رسہ کشی **5:** میوزیکل چیئر

6: بیڈمنٹن سنگل **7:** دوڑ سو میٹر **8:** لانگ جمپ **9:** میراتھن

March Past: اجتماع کے موقع پر March Past کا انعقاد بھی کیا جانا ہے۔اسکے لئے مجالس تیاری کرکے آئیں۔مجالس اس بات کی پابندی کریں کہ اس میں نمائندگی کرنے والے خدام کے پاس مکمل Kit ہونی چاہئے ۔اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بھی مجالس ابھی سے تیاری کریں۔

ورزشی مقابلہ جات کے لئے Team Events میں ہر صوبہ کی ایک ٹیم شامل ہوگی۔قادیان کو چونکہ مرکزی حیثیت حاصل ہے اس وجہ سے قادیان کی ایک الگ ٹیم ہوگی۔مبلغین و معلمین کرام اس صوبہ کی نمائندگی کریں گے جہاں وہ متعین ہیں۔پنجاب کے کوٹا میں قادیان کے خدام شامل نہ ہوسکیں گے۔احمدی خدام و اطفال کو ہی اجتماع کے کسی علمی یا ورزشی مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔

(علمی مقابلہ جات اطفال)

اطفال کے لئے حزب کی درجہ بندی درجہ ذیل تفصیل کے مطابق ہوگی:

گروپ الف: 13 سے 15 سال کے اطفال (2) **گروپ ب:** 10 سے 12 سال کے اطفال (3) **گروپ ج:** 7 سے 9 سال کے اطفال۔ جملہ حفاظ اطفال مقابلہ حسن قرأت میں گروپ الف میں حصہ لیں گے۔

مقابلہ حسن قرأت: (وقت ڈیڑھ منٹ، ہر سہ گروپ کا مقابلہ الگ الگ ہوگا)حزب الف، ب کے لئے درجہ ذیل سورتیں وآیات منتخب کی گئی ہیں:

گروپ الف وب: آیت الکرسی (سورۃ البقرۃ)

مقابلہ حسن قرأت گروپ ''ج'': کوئی بھی سورۃ پڑھی جاسکتی ہے۔

مقابلہ نظم خوانی: (وقت ڈیڑھ منٹ) یہ مقابلہ گروپ الف و ب کا مشترکہ ہوگا۔گروپ ج کا مقابلہ الگ ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ،خلفاء کرام اور مشہور احمدی شعراء کے کلام میں سے نظم پڑھی جا سکتی ہے۔

مقابلہ تقاریر: (وقت 3 منٹ) تینوں گروپ کا مقابلہ الگ الگ ہوگا۔

عناوین حزب الف، ب:1: حضرت مصلح موعودؓ اور خدمت قرآن۔ **2:** آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک۔**3:** سچائی وامانت داری **عناوین حزب ''ج'':1:** سیرت حضرت مصلح موعودؓ۔ **2:** نماز کی اہمیت

3: صفائی ایمان کا نصف حصہ ہے

مقابلہ کوئز (QUIZ): کتاب دینی معلومات مکمل، جنرل نالج: معلومات عامہ 2013

مقابلہ حفظ قصیدہ: مکمل 70 اشعار سنانے والے اطفال کو انعام اول دیا جائیگا ۔البتہ حزب ''ج'' کے لئے 35 اشعار سنانے والے کو انعام اول دیا جائیگا۔

مقابلہ حفظ قرآن مجید: حزب الف وب کے لئے نصاب: سورۃ البقرۃ کی ابتدائی 17 آیات، عم پارہ کی آخری دس 10 سورتیں۔حزب ''ج'': عم پارہ کی آخری سات سورتیں۔

☆مقابلہ بیت بازی اطفال اجتماعی ☆مقابلہ حفظ عہد وفائے خلافت برائے حزب الف، ب☆مقابلہ وعدہ اطفال الاحمدیہ برائے حزب ''ج''

(ورزشی مقابلہ جات اطفال)

(1) فٹ بال (2) دوڑ سو میٹر (3) بیڈمنٹن سنگل (4) نیشنل کبڈی (5) نشانہ غلیل **{اسکے علاوہ گروپ ''ج'' کی دلچسپ کھیلیں ہونگی}**

(عطاء الٰہی احسن غوری صدر اجتماع کمیٹی)

Mohammad Shareef
Ph : 9447617679
9447069940
For all type of Tools
Need Equipments

Pulliman Jn., Karunagappally, Kerala.

Zishan Ahmad Amrohi (Prop.)

Cell : 9720171269
9897224291

ADNAN GARMENTS (INDIA)

(Jackets, Jeans Pants etc.)

Gher Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

Mansoor
9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed
9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

**Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni**

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

**No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
: 22238666, 22918730**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی زندگی

ولادت باسعادت: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کی وفات کے بعد حضرت آمنہ کے نور کا وقت نزدیک آرہا تھا اور وضع حمل کے دن قریب تھے اور آپ شعب بنی ہاشم میں رہتی تھیں اور اس وقت کے انتظار میں تھیں جب آپ کے مرحوم شوہر کی یاد کو زندہ کرنے بچہ دنیا کی روشنی میں آئے گا اور ان کے صدمہ رسیدہ دل کے لئے راحت اور تسلی کا باعث ہو۔ چنانچہ واقعہ اصحاب الفیل کے ۲۵ روز کے بعد ۱۲/ربیع الاول مطابق ۲۰/اگست ۵۷۰ء کو یا ایک نئی تحقیق کے مطابق اور غالباً صحیح تحقیق کی رو سے ۹/ربیع الاول مطابق ۲۰/اپریل ۵۷۱ء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ واقعہ فیل کے اس قدر متصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا ہونا اپنے اندر خدائی اشارہ رکھتا تھا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے خانہ کعبہ کے خلاف اس ظاہری حملہ کو خائب و خاسر کر دیا ہے اسی طرح اب وقت آگیا ہے کہ دین الٰہی کے مقابل پر باطل پرستی کا سر کچلا جائے اور قرآن کریم میں بھی اصحاب الفیل کے حملہ کا ذکر بھی بظاہر اسی غرض و غایت کے ماتحت نظر آتا ہے۔ بہر حال بچہ کے پیدا ہوتے ہی حضرت آمنہ نے عبد المطلب کو اس کی اطلاع بھجوادی جو اس بات کو سنتے ہی خوشی کے جوش میں حضرت آمنہ کے پاس چلے آئے۔ حضرت آمنہ نے انکے سامنے لڑکا پیش کیا اور کہا کہ میں نے ایک خواب میں اس کا نام محمد دیکھا تھا۔ حضرت عبد المطلب بچہ کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر بیت اللہ میں لے گئے اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور بچہ کا نام محمد رکھا جس کے معنی ''بہت قابلِ تعریف'' اور پھر اسے واپس لا کر خوشی خوشی ماں کے سپرد کر دیا۔ (ابن ہشام)

مؤرخین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے متعلق عجیب عجیب واقعات لکھے ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس وقت کسریٰ شہنشاہ ایران کے محل میں سخت زلزلہ آیا اور اسکے چودہ کنگرے گر گئے اور فارس کا مقدس آتشکدہ جو صدیوں سے برابر روشن چلا آرہا تھا دفعتہ بجھ گیا اور بعض دریا اور چشمے خشک ہو گئے اور یہ آپ کے اپنے گھر میں بھی رنگا رنگ کے کرشمے ظاہر ہوئے وغیرہ ذالک۔ مگر یہ روایتیں عموماً کمزور ہیں۔ یہ بھی روایت آتی ہے جو غالباً صحیح ہے کہ آپ کی ولادت کے زمانہ میں آسمان پر غیر معمولی کثرت سے ستارے ٹوٹتے نظر آئے تھے۔ (زرقانی جلد ا صفحہ ۱۲۲ و خمیس جلد ا صفحہ ۲۲۷۔۲۲۸) اسی طرح ایک واقعہ یہ بھی آتا ہے کہ آپ قدرتی طور پر مختون پیدا ہوئے تھے۔ (زرقانی و خمیس) اگر یہ بات درست ہو تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات بچوں میں اس قسم کی قدرتی باتیں پائی جاتیں ہیں۔ ایک اور بات بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قدرتی طور پر تھی کہ آپ کی پشت پر بائیں جانب ایک گوشت کا ٹکڑا لٹکا ہوا تھا جو عام طور پر مسلمانوں میں ختم نبوۃ یعنی مہر نبوۃ کے نام سے مشہور ہے۔ (زرقانی)

رضاعت اور ایام طفولیت: مکہ کے شرفاء میں یہ دستور تھا کہ مائیں اپنے بچوں کو خود دودھ نہ پلاتی تھیں بلکہ عام طور پر بچے شہر سے باہر بدوی لوگوں میں دائیوں کے سپرد کر دئے جاتے تھے اس کا یہ فائیدہ ہوتا تھا کہ جنگل کی کھلی ہوا میں رہ کر بچے تندرست اور طاقتور ہوتے تھے اور زبان بھی عمدہ اور صاف سیکھتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شروع شروع میں آپ کی والدہ نے اور پھر ثوبیہ نے دودھ پلایا۔ ثوبیہ آپ کے چچا ابولہب کی لونڈی تھی جسے ابولہب نے اپنے یتیم بھتیجے کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ اسی ثوبیہ نے حضرت حمزہؓ کو بھی دودھ پلایا ہے۔ گویا اس طرح حضرت حمزہؓ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی چچا تھے دودھ کے رشتہ میں آپؐ کے بھائی بن گئے۔ ثوبیہ کی یہ چند دن کی خدمت آنحضرتؐ کبھی نہیں بھولے اور جب تک وہ زندہ رہی آپ ہمیشہ ان کی مدد فرماتے تھے اور اس کے مرنے کے بعد بھی آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس کا کوئی رشتہ دار باقی ہے۔ مگر معلوم ہوا کہ کوئی بھی باقی نہیں ہے۔

ثوبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعت مستقل طور پر حلیمہ کے سپرد ہوئی جو قوم ہوازن کے قبیلہ بنی سعد کی ایک خاتون تھی اور دوسری عورتوں کے ساتھ مل کر مکہ میں دایہ کے طور پر کسی بچہ کی تلاش میں مکہ آئی تھی۔ ایک یتیم بچہ کو حلیمہ اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے ابتداء میں خوش نہ تھی کہ کوئی زندہ باپ والا بچہ ملے جہاں زیادہ اکرام وانعام کی امید ہو سکے۔ چنانچہ شروع میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جانے سے تامل کیا مگر جب کوئی بچہ نہ ملا

اور اس کے ساتھ کی سبھی عورتوں کو بچے مل چکے تھے تو وہ خالی ہاتھ جانے سے بہتر سمجھ کر آپؐ کو اپنے ساتھ لے گئی۔لیکن جلد ہی حلیمہ کو معلوم ہو گیا کہ جو بچہ وہ اپنے ساتھ لائی ہے اس کا ستارہ بہت بلند ہے۔چنانچہ اس کی اپنی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے آنے سے پہلے ہم پر بہت تنگی کا وقت تھا،مگر آپ کے آنے کے بعد یہ تنگی فراخی میں بدل گئی اور ہماری ہر چیز میں برکت نظر آنے لگی۔حلیمہ کا وہ لڑکا جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ دودھ پیتا تھا اس کا نام عبداللہ تھا اس کی ایک بڑی بہن تھی جس کا نام شیما تھا جو آنحضرت ﷺ کو بہت عزیز رکھتی تھی،دوسال کے بعد جب آپ کی رضاعت کی مدت پوری ہوئی تو دستور کے مطابق حلیمہ آپ کو لیکر مکہ آئی مگر اسے آنحضرت ﷺ سے اتنی محبت ہو چکی تھی کہ اس کا دل چاہتا تھا کہ اگر ممکن ہو تو آپ کی والدہ سے اجازت لیکر آپ کو پھر واپس لے جاوے۔چنانچہ اس نے باصرار کہا کہ ابھی اس بچے کو کچھ عرصہ اور میرے پاس رہنے دو میں اس کا ہر طرح خیال رکھوں گی۔آمنہ نے پہلے تو انکار کیا مگر پھر اس کے اصرار کو دیکھ کر اور یہ خیال کر کے کہ مکہ کی آب وہوا سے باہر کی آب وہوا اچھی ہے اور ان ایام میں مکہ کی آب وہوا کچھ خراب بھی تھی،حضرت آمنہ نے مان لیا اور حلیمہ آپؐ کو لیکر پھر خوش خوش اپنے گھر لوٹ گئیں۔اور اس کے بعد قریباً چارسال کی عمر تک آپ حلیمہ کے پاس رہے اور قبیلہ بنوسعد کے لڑکے لڑکیوں میں کھیل کود کر بڑے ہوئے۔اس قبیلہ کی زبان خاص طور پر صاف اور فصیح تھی اور آنحضرتؐ نے بھی یہ ہی زبان سیکھی۔حضرت حلیمہ آپ کو بہت عزیز رکھتی تھی اور قبیلہ کے تمام لوگ آپ کو محبت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

ایک عجیب واقعہ(واقعہ شق الصدر): جب آپ کی عمر چارسال کی ہوئی تو ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے حلیمہ خوفزدہ ہو گئی۔اور آپ کو مکہ میں لاکر آپکی والدہ کے سپرد کر دیا۔یہ واقعہ تاریخ میں اس طرح مذکور ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ اپنے رضائی بھائی کے ساتھ مل کر کھیل رہے تھے اور کوئی بڑا آدمی پاس نہ تھا کہ اچانک دوسفید پوش آدمی نظر آئے اور انہوں نے آپ کو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور آپؐ کا سینہ چاک کر دیا یہ نظارہ دیکھ کر آپؐ کا رضائی بھائی عبد اللہ بن حارث بھاگا ہوا گیا اور اپنے ماں باپ کو اطلاع دی کہ میرے قریشی بھائی کو دو آمیوں نے پکڑ لیا اور اس کا سینہ چاک کر رہے ہیں۔حارث اور حلیمہ یہ سنتے ہی بھاگے آئے تو دیکھا تو کوئی آدمی وہاں نہیں ہے مگر آنحضرت ﷺ ایک خوفزدہ حالت میں کھڑے ہیں اور چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا ہے۔حلیمہ نے آگے بڑھ کر آپ کو گلے سے لگالیا اور پوچھا ''بیٹا کیا بات ہوئی ہے''؟ آنحضرت ﷺ نے سارا ماجرا بتایا اور کہا کہ وہ کوئی چیز میرے سینہ میں تلاش کر رہے تھے۔جسے انہوں نے نکال کر پھینک دیا۔پھر حلیمہ اور حارث آپ کو اپنے خیمہ میں لے گئے اور حارث نے حلیمہ سے کہا ''مجھے ڈر ہے کہ اس لڑکے کو کچھ ہو گیا ہے۔'' پس مناسب ہے کہ تو اسے فوراً لے جا اور اس کی والدہ کے سپرد کر آ۔'' چنانچہ حلیمہ آپ کو مکہ میں لے گئی اور حضرت آمنہ کے سپرد کر دیا۔آپ کی والدہ نے اس جلدی کا سبب پوچھا اور اصرار کیا تو حلیمہ نے انہیں سارا قصہ سنا دیا اور یہ ڈر ظاہر کیا شاید یہ لڑکا کسی جن وغیرہ کے اثر کے نیچے آ گیا ہے۔حضرت آمنہ نے کہا ''ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔میرا بیٹا بڑی شان والا ہے۔جب یہ حمل میں تھا تو میں نے دیکھا کہ میری اندر ایک نور نکلا ہے جو دور دراز ملکوں تک پھیل گیا ہے۔(ابن ہشام)

اس واقعہ کا ذکر صحیح مسلم میں بھی حضرت انسؓ کی روایت کے ساتھ ملتا ہے۔(صحیح مسلم جلد اول باب الاسراء)

بعض ناظرین شاید کشف کی اصطلاح سے واقف نہ ہوں،اس لئے ان کی واقفیت کی غرض سے لکھا جاتا ہے کہ جس طرح انسان رات کے وقت سوتے ہوئے کوئی نظارہ دیکھایا جاتا ہے جسے وہ اس وقت اصلی حالت سمجھتا ہے حالانکہ وہ دراصل خواب ہوتا ہے اسی طرح بعض اوقات ایسے نظارہ خدا کے خاص بندوں کو بیداری کی حالت میں بھی نظر آجاتے ہیں۔یعنی عالم بیداری میں انپر ایک ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے کہ وہ ظاہری حواس سے الگ ہو کر یا بعض اوقات ظاہری حواس کے ہوتے ہوئے بھی کوئی خاص نظارہ دیکھتے ہیں اور ایسی حالت میں جو نظارہ دیکھتے ہیں وہ اصطلاح میں کشف کہلاتا ہے۔کشف میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ آدمیوں تک اس کا اثر ہو جاتا ہے۔(بحوالہ سیرت خاتم النبین صفحہ ۹۲ تا۹۶)

Cell : 09886083030

زبیر احمد شحنہ

ZUBER

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Tanveer Akhtar
Rahmat Eilahi
08010090714
09990492230

ADEEBA APPAREL'S
Contact for
all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana, Delhi - 110006

Prop. Asif Mustafa
CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING
Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)
RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2
* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint
Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

Rehemathulla Shareef
Cell : 9396323262,
9395512515,
Ph : 08504-222122

M-SWIFT
TUBULLAR * AUTOMOTIVE BATTERY

R. S. BATTERIES &
INVERTERS

Amarchinta Road, Atmakur Mdl,
Mahabubnagar Dist.

ملکی رپورٹیں

حیدرآباد: (از قائد مجلس) مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ 23-02-2014 تا 01-03-2014 ہفتہ اطفال منایا گیا۔ اس دوران اطفال میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ لہذا ہفتہ اطفال کا آغاز مورخہ 23-02-2014 بروز اتوار مسجد الحمد سعید آباد میں نماز فجر کے بعد ورزشی مقابلہ جات کیساتھ کیا گیا اور اطفال کے مابین کبڈی، رسا کشی، میوزکل چیئر وغیرہ کے مقابلہ جات کروائے گئے اور اختتام پر مکرم مولوی طیب احمد خان صاحب کی صدارت میں ایک تقریب مقرر کی گئی جس میں قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھی موجود تھے، اس پروگرام میں تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولوی صاحب نے اطفال کو چند بنیادی امور کی طرف توجہ دلائی اور قائد صاحب نے بھی زریں نصائح سے نوازا۔ اسکے بعد حلقہ فلک نماں اور حلقہ بشارت نگر میں مقابلہ حسن قرآت کروایا گیا اور ان مقابلہ جات کے انعامات مورخہ 2-3-2014 جلسہ یوم مصلح الموعود کے موقعہ پر مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد کے ہاتھوں سے تقسیم کئے گئے۔

سورب، کرناٹک: (از سفیر احمد قائد مجلس) مورخہ ۴ فروری 2014 کو جماعت احمدیہ سورب میں ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ اس بک اسٹال میں جماعتی کتب کے ساتھ ساتھ ایم ٹی اے دکھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً 12000 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ 500 سے زائد کتب فروخت کی گئی۔ بہت سارے لوگوں نے ہمارے اسٹال میں آکر خوشی کا اظہار کیا اور ہماری سراہنا کی۔ خدام و اطفال اور انصار بزرگان نے ڈیوٹیاں دی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائیں۔

سرینگر، کشمیر: (از فاروق احمد ناصر مبلغ انچارج) مورخہ 24 جنوری کو بعد نماز جمعہ مکرم ابراہیم شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سرینگر کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں مقررین نے سیرت رسول ﷺ کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالی۔

جھارکھنڈ: (از نیک محمد صاحب ضلعی قائد) مورخہ 23 فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کے علاوہ مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کی خبریں نو اخبارات میں شائع ہوئی۔

جمشید پور، جھارکھنڈ: (از حلیم احمد مبلغ سلسلہ) مورخہ 19 جنوری کو جماعت احمدیہ جمشید پور میں مکرم جاوید انور صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبوی ﷺ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں مقررین نے سیرت رسول ﷺ کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالی۔

برہ پورہ، بہار: (از محمد ابو الفضل قائد مجلس) مورخہ 23 فروری کو مسجد احمدیہ برہ پورہ میں مکرم صدر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کو لاوڈ سپیکر کے ذریعہ لگ بگ ۲۰ ہزار افراد نے سماعت کیا۔

فیض آباد کالونی سرینگر: (از الطاف حسین مبلغ سلسلہ) مورخہ 20 فروری کو مسجد احمدیہ فیض آباد کالونی سرینگر میں مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام مکرم الحاج شمس الدین صاحب مربی اطفال کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

مورخہ 23 فروری کو مسجد احمدیہ فیض آباد کالونی سرینگر میں مکرم ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب وانی کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

پالگھاٹ، کیرالہ: (از ٹی کنجید و ماسٹر ضلعی سکریٹری دعوت الی اللہ) الحمدللہ مورخہ 21 فروری تا 27 فروری جماعت احمدیہ پالگھاٹ ضلع کے زیر اہتمام بمقام ایڈتہ ناٹوکرہ ہفتہ تبلیغ منعقد کیا گیا۔ ایڈتہ ناٹوکرہ میں امسال جماعت

قائم ہوئی ہے۔

روزانہ 3 ممبری وفود تبلیغ کے لئے نکلتے تھے اور 7 یوم میں 32 وفود نے شرکت کی اور جگہ جگہ بک اسٹال بھی لگائے گئے۔ مبلغ 7092 روپیہ کی کتب فروخت کی گئی اور 1800 لیف لیٹ اور 3000 تبلیغی جلسہ کے اعلان پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ 15 معزز شہریوں سے ملاقات کرکے پیغام حق پہنچایا گیا اور 14 افراد کو آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ تحفۃً دی۔

مورخہ 26 فروری کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں مقررین نے سیرت رسول ﷺ کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالی۔

مورخہ 27 فروری کو خاکسار کی زیر صدارت تبلیغی پبلک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم ایچ شمس الدین صاحب انچارج ملیالم ڈیسک قادیان اور مکرم مولوی ملورہ کرہ محمد انی صاحب نے تقاریر کی۔ کثیر تعداد میں غیر احمدی افراد بھی شامل ہوئے۔

ملاپورم کیبیل ویشین نے کوریج دی اور کیرلہ کے تین مشہور اخباروں میں بھی خبریں شائع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کے بہتر نتائج مرحمت فرمائیں۔

کوپال، کرناٹک: (از اسماعیل احمد ضلعی قائد) مورخہ 14 جنوری کو جماعت احمدیہ کوگیری میں دو وقار عمل کروائے گئے جن میں خدام واطفال کے ساتھ انصار بزرگان نے بھی شرکت کی۔

کولکتہ: (از قائد مجلس) مورخہ 29 جنوری تا 09 فروری جماعت احمدیہ کولکتہ نے انٹرنیشنل کولکتہ بک فیئر میں جماعتی بک اسٹال لگایا۔ جسکے لئے تمام خدام نے بہت لگن سے محنت کی بک فیئر سے پہلے اور بعد میں وقار عمل کئے، کتابیں پیک کی اور ڈیوٹیاں دی اور لیف لیٹ، پمفلٹ تقسیم کی اور اس دوران بھر پور تبلیغ بھی کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کے بہتر نتائج مرحمت فرمائیں۔

وڈے مان، بنگال: (از محمد رفیق پالاکرتی) مورخہ 20 فروری کو جماعت احمدیہ وڈے مان کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 30 افراد پر مشتمل تھی۔

محبوب نگر، آندھرا: (از محمد اکبر معلم سلسلہ) مورخہ 23 فروری کو جماعت احمدیہ محبوب نگر کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ مقررین نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ میں کلوجمیعا کا بھی پروگرام رکھا گیا تھا۔

کالیکٹ: (از اے۔ ٹی۔ نصیر الدین ضلع قائد) اس ماہ مجلس عاملہ کی میٹنگ بیت القدوس کالیکٹ میں بعد نماز عشاء منعقد کی گئی۔ مولوی صاحب اور ضلعی قائد کے علاوہ 12 ممبران عاملہ نے شرکت کی۔

شعبہ تبلیغ: خدام الاحمدیہ ماتھوٹم نے Nallalam Bazar میں ایک تبلغی پروگرام منعقد کیا جس کے لئے کالیکٹ سے criyoxs,flex پہنچایا گیا اور ایک چھوٹی سی ایکزیبیشن بھی تیار کی گئی

شعبہ خدمت خلق: انصار اللہ کالیکٹ کی جانب سے ایک تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں خدام نے کھانے کے انتظامات سنبھالے۔

شعبہ صحت جسمانی: خدام الاحمدیہ کے تحت ضلع کالیکٹ میں کلوجمیعاً کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ ماہ جنوری میں Masroor Champions League فوٹ بال ٹورنامنٹ کرایا گیا۔ اس کے علاوہ ہر ہفتہ کالیکٹ اور موتھوٹم کے درمیان میچ ہوتے رہے۔

شعبہ اشاعت: خدام الاحمدیہ کالیکٹ ضلع کے زیر اہتمام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا ترجمہ DTP کرکے جماعتوں اور افراد تک بزریعہ پوسٹ اور emailارسال کیا گیا

اسی طرح خدام الاحمدیہ ماہنامہ الحق کی sending, packing, layout,typing,desiging کا کام کرتی ہے۔

بنگلور: (از سید شارق سکریٹری وقف نو) الحمدللہ ماہ جنوری میں ہر اتوار وقف نو اور واقفات نو اور دیگر بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا گیا۔ ان کلاسز میں دور دور سے قریباً 20 سے 25 بچیں آتے تھے اس دوران ان کو قرآن کریم کے علاوہ اردو، دینی معلومات، نماز معہ ترجمہ اور دُعائیں سکھائی

گئی۔ان کلاسز میں خاکسار کے ساتھ مبلغین کرام نے بھر پور تعاون دیا۔جلسہ سیرت النبی ﷺ مورخہ 19 جنوری کو منعقد کیا گیا جس میں یہ سارے بچے بھی شامل ہوئے،مورخہ 26 جنوری کو خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا اس کے لئے ان بچوں نے کئی دن تک خدمت کی،پوسٹر لگائے اور دو نے عطیہ خون بھی دیا۔

بنگلور: (از شاہد بدرالدین) سال 2013 میں مجلس خدالاحمدیہ بنگلور نے کافی ضرورت منداحباب میں کپڑے جمع کر کے تقسیم کئے تھے اسی سے متاثر ہو کر ہمارے کچھ دوستوں نے جو کہ دبئی وغیرہ میں کام کرتے ہے وہاں 1250kg کپڑے جمع کر کے یہاں پرسل کئے۔یہاں سے پھر خدام نے یہ کپڑے کرناٹک کی 31 جماعتوں میں ضرورت منداحباب میں تقسیم کئے۔جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے سنت نرنکاری مشن کی طرف سے منعقد پیس پروگرام میں شرکت کی۔وہاں پر ہمارے مبلغ صاحب نے بھی تقریر کی اور منعقد کرنے والوں کو ایک ہندی قرآن کریم اور حضور انور کی کتاب world crisis and pathway to peace بھی تحفہ میں دی۔

اس ماہ مجلس عاملہ کی میٹنگ بیت احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں منعقد کی گئی۔نائب صدر صاحب خدم الاحمدیہ کے علاہ 21 ممبران عاملہ نے شرکت کی۔

شعبہ تعلیم: اس ماہ دو تعلیمی کلاسز لگائی گئی جن میں اردو سکھانے اور پڑھانے کے علاوہ اسلام اور احمدیت کے متعلق سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔

شعبہ تربیت: خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام دو تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔

شعبہ تبلیغ: اس ماہ مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے ایک ایکزبیشن اور ایک بک اسٹال میں شرکت کی جہاں پر خدام نے خوب تبلیغ کی اور زائرین میں جماعتی لٹریچر اور 5000 کی کتب تقسیم کی یہ اخراجات بھی خدام الاحمدیہ بنگلور نے برداشت کئے۔

شعبہ وقار عمل: اس ماہ تین وقار عمل منعقد کئے گئے جن میں 15 سے 20 خدام نے حصہ لیا۔

شعبہ مال: اس ماہ 2700 روپیہ کا چندہ وصول کیا گیا۔

شعبہ تحریک جدید: اس ماہ 18600 روپیہ کا چندہ وصول کیا گیا۔

شعبہ اطفال: اس ماہ اطفال کی دو تعلیمی کلاسز لگائی گئی۔

شعبہ امور طلبہ: اس ماہ اس شعبہ کے تحت ''اسلام اور تعلیم'' کے موضوع پر ڈسکرپشن دی گئی۔اور ''how to prepare for examination'' موضوع پر بھی سیر کن بحث کی گئی۔

شعبہ خدمت خلق: اس ماہ اس شعبہ کے تحت دس ہزار روپے غریب اور ضرورت منداحباب میں تقسیم کئے گئے۔

شعبہ صحت جسمانی: خدام الاحمدیہ کے تحت چار فٹبال میچز کرائے گئے۔

شعبہ عمومی: اس شعبہ کے تحت خدام نے جمعہ کے دن ڈیوٹیاں دی۔

شعبہ اشاعت: اس ماہ جس بک اسٹال اور پیس کانفرنس میں خدام نے شرکت کی تھی اس تعلق سے دو بلاگ لکھے گئے۔

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
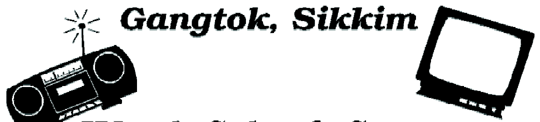
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

خصوصی اعزاز

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد شاہ صاحب کو جنوری 2014 سے دسمبر 2018 تک پانچ سال کے لئے بون، جرمنی کی ریجنل عدالت Bonn Landgericht میں بطور آنریری جج تعینات کیا گیا ہے۔ جرمنی کے عدالتی ڈھانچے میں Landgericht ڈسٹرکٹ کورٹ یعنی Amtsgericht کے اُوپر ریجنل court of appeal ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے یہ اعزاز باعث مسرت ہے کہ ڈاکٹر صاحب پہلے احمدی ہیں جنہیں یہ اعزاز ملا ہے۔ وباللہ توفیق۔

اس اعزاز پر محترم امیر صاحب جرمنی نے ڈاکٹر صاحب کے نام اپنے تہنیتی پیغام میں فرمایا۔ ''الحمدُ للہ۔ آپ کے اس اعزاز سے مجھے بے حد خوشی ملی ہے۔ میرے نزدیک یہ پہلا موقعہ ہوگا جب جرمنی میں ایک احمدی بحیثیتِ جج جرمن عدالت میں بیٹھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کے ذریعہ آپ کو اور جماعت کو کامیابی سے نوازے''۔ آمین

سال 2006 میں جرمنی کے چوتھے بڑے شہر کولون کی انتظامیہ نے بھی بذریعہ چیف میئر کولون، ڈاکٹر صاحب کی بے لوث خدمات کے اعتراف میں انہیں سندِ خوشنودی عطا کی تھی اور کولون کا باعزت شہری قرار دیا تھا۔ محترم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب کشمیر کے ایک معزز احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے دادا حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ آپ کے والد مکرم سید محمد شاہ سیفی صاحب بھی مستجاب الدعوات بزرگ اور کشمیر کی ایک معزز اور معروف علمی شخصیت تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو آپ کے حق میں بھی قبول فرمائے اور مزید اعزازات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ **(حیدر علی ظفر۔ مبلغ انچارج جرمنی)**

Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. WOOD INDUSTRIES
Contact : 09745008672
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

Ph : 0476-2622460
Dr. Nasir Ahmad Mob. : 9388594809
Ahmed Ayurveda Dispensary
Safar Ahmed 9388305654
M. Abubaker 9388305556
A. R. Enterprises
Pulliman Jn., Karunagappally, Kerala.
Dealer of Industrial and Medical grade Gases

Cell : 9943720000
National Mobiles
SALES & SERVICES
9, Perumal Chetty Street,
Pollachi - 642 001,
17/7, Karumathampatti,
Somanur - 641 659,
479, Anupparpalalyam,
Thirupur - 641 652.
TAMIL NADU

گفتگو

برموضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حامد: مسیح کون ہیں؟

محمود: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہا جاتا ہے۔

حامد: مسیح موعود کون ہیں؟

محمود: آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ کی صفات پر آنے والے ایک شخص کو مسیح کا نام دیا گیا۔

حامد: کیا اس طرح ایک شخص دوسرے کا نام حاصل کرسکتا ہے؟

محمود: جی ہاں۔ روحانی مشابہت کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت محمد ﷺ کو حضرت موسیٰؑ کا مثل ٹھہرایا گیا۔ حضرت یحییٰؑ کا آنا گویا حضرت الیاسؑ کا آنا قرار دیا گیا ہے۔

حامد: عیسائی اور بعض مسلمان تو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ یہ کہاں تک درست ہیں؟

محمود: یہ عقیدہ عقل و نقل اور سنتِ عام کے خلاف ہے۔ انسان پیدا ہوتے رہیں ہیں اور فوت ہوتے رہے، کوئی آسمان پر نہیں گیا۔

حامد: مسیح موعود کا زمانہ اور اس کی کیا خاص علامات بتائی گئیں ہیں؟

محمود: مسیح موعودؑ کا زمانہ تیرھویں صدی ہجری کا آخر اور چودھویں صدی ہجری کا شروع قرآن اور حدیث اور انبیاء کی پیشگوئیوں کی رو سے بتایا گیا ہے۔

حامد: مسیح موعود کے دور کی کیا خاص علامات بیان ہوئی ہیں؟

محمود: مسیح موعود کے دور کی علامات جو قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں وہ مختصراً اس طرح ہیں کہ اس دور میں ایمان باقی نہیں رہے گا، قرآن رسمی طور پر پڑھا جائے گا، عیسائیت کا غلبہ ہوگا، مسلمان باوجود تعداد میں ہونے کے کمزور ہوں گے، یاجوج و ماجوج آگ سے کام لینے والے قوموں کا ظہور ہوگا، دجال کا فتنہ برپا ہوگا اور فتنہ کے ازالہ کیلئے مسیح موعود پیدا ہوگا۔

حامد: دجال کے فتنہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟

محمود: دجال کے فتنہ سے تمام انبیاء نے ڈرایا ہے اور دجال کے فتنہ سے بچنے کیلئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورۃ کہف کی ابتدائی دس اور آخری دس آیات پڑھیں جائیں، جن میں بگڑی ہوئی عیسائیت کا ذکر ہے تو پتہ چلا کہ بگڑی ہوئی عیسائیت ہی اصل دجال ہے اور اس فتنہ کے لیڈر اور روح رواں پادری حضرات ہیں۔ جنہوں نے اپنے دجل وفریب سے غلط عقائد پھیلائے اور مسلمانوں کو بھی عیسائی بنایا۔

حامد: ان دجالی فتنوں کے ازالہ کیلئے مسیح موعودؑ کب مبعوث ہوئے؟

محمود: ان دجالی فتنوں کو ختم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، جو کہ ۱۳/فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان میں پیدا ہوئے اور ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء کو آپ نے لدھیانہ کے مقام پر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے پہلی بیعت لی۔ یہی وہ دن ہے جو جماعت احمدیہ یوم مسیح موعودؑ کے طور پر مناتی ہے۔

حامد: جماعت احمدیہ یوم مسیح موعودؑ کیوں اور کیسے مناتی ہے؟

محمود: جماعت احمدیہ یوم مسیح موعود اس لئے مناتی ہے تا کہ اس عہد بیعت کی تجدید کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ باندھا ہے۔ جماعت احمدیہ اس روز جلسے کرتی ہے اور غلبہ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کیلئے نئی روح کے ساتھ جدوجہد کا عہد کرتی ہے۔

سیرت حضرت مسیح موعودؑ واقعات کی روشنی میں

(عام مخلوق پر رحم)

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحبؓ متوطن کشمیر بیان کرتے ہیں کہ، ایک دفعہ بڑا موٹا کتا حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں گھس آیا اور ہم بچوں نے اسے دروازے بند کر کے مارنا چاہا۔ لیکن جب کتے نے شور مچایا تو حضرت صاحب کو بھی پتہ لگ گیا اور آپ ہم پر ناراض ہوئے۔ چنانچہ ہم نے دروازے کھول کر کتے کو چھوڑ دیا۔ (سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 341)

(اپنے ہاتھ سے کام کرنا)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے بیان کیا کہ: حضرت مسیح موعودؑ کو گھر کا کوئی کام کرنے سے کبھی عار نہ تھی۔ چار پائیاں خود بچھا لیتے تھے، فرش کر لیتے تھے، بستر کر لیا کرتے تھے، کبھی ایک دم بارش آ جاتی تو چھوٹے بچے تو چار پائیوں پر سوتے رہتے حضور ایک طرف سے خود ان کی چار پائیاں پکڑتے اور دوسری طرف سے کوئی اور شخص پکڑتا اور اندر برآمدے میں کروا لیتے۔ اگر کوئی شخص ایسے موقع پر یا صبح کے وقت بچوں کو جھنجھوڑ کر جگانا چاہتا تو حضور منع کرتے اور فرماتے کہ اس طرح سے ایک دم ہلانے اور چیخنے سے بچہ ڈر جاتا ہے۔ آہستہ سے آواز دیکر اُٹھاؤ (سیرت المہدیؑ حصہ سوم صفحہ 559)

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی)

مرزا دین محمد صاحبؓ ساکن لنگروال نے بیان کیا کہ، جب میں حضرت صاحب کے پاس ہوتا تھا تو آپؑ صبح کی نماز کیلئے ضرور جگاتے تھا اور جگاتے اس طرح تھے کہ پانی میں انگلیاں ڈبو کر اس کا ہلکہ سا چھینٹا فوار کی طرح چھینکتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آپ آواز دیکر کیوں نہیں جگاتے اور پانی سے کیوں جگاتے ہیں، اس پر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ آواز دینے سے بعض اوقات آدمی دھڑک جاتا ہے (سیرت المہدیؑ حصہ سوم صفحہ 492)

(صفائی)

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت صاحب مسواک بہت پسند فرماتے تھے، تازہ کیکر کی مسواک کیا کرتے تھے۔۔۔ وضو کے وقت صرف انگلی سے ہی مسواک کر لیا کرتے تھے۔ مسواک کئی دفعہ کہہ کر مجھ سے بھی منگوائی ہے اور دیگر خادموں سے بھی منگوایا کرتے تھے اور بعض اوقات نماز اور وضو کے وقت کے علاوہ بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ (سیرت المہدیؑ حصہ سوم صفحہ 639)

(بچوں کے ساتھ مزاح)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے بیان کیا کہ، حضرت مسیح موعودؑ کبھی کبھی اپنے بچوں کو پیار سے چھیڑا بھی کرتے تھے اور وہ اس طرح سے کہ کبھی بچہ کا پہنچہ پکڑ لیا اور کوئی بات نہ کی خاموش ہو رہے یا بچہ لیٹا ہوا ہو تو اس کا پاؤں پکڑ کر اس کے تلوے کو سہلانے لگتے، (سیرت المہدیؑ حصہ دوم صفحہ 231)

(شرک مٹانے کیلئے مبعوث ہونا)

قاضی محمد یوسف صاحب پیشاوریؓ نے بیان کیا کہ، میں جب شروع میں قادیان گیا تو ایک شخص نے اپنے لڑکے کو حضرت صاحب کے سامنے ملاقات کیلئے پیش کیا، جس وقت وہ لڑکا وہ حضرت صاحب کے مصافحہ کیلئے آگے بڑھا تو اظہار تعظیم کیلئے حضرت صاحب کے پاؤں کو ہاتھ لگانے لگا، جس پر حضرت صاحب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اسے ایسا کرنے سے روکا اور میں نے دیکھا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے بڑے جوش میں فرمایا کہ انبیاء دنیا میں شرک مٹانے آتے ہیں اور ہمارا کام بھی شرک مٹانا ہے نہ کہ شرک قائم کرنا (سیرت المہدیؑ حصہ دوم صفحہ 318)

(السلام علیکم کہنا)

قاضی محمد یوسف صاحب پیشاوریؓ نے بیان کیا کہ، حضرت مسیح موعودؑ کو سلام کا اس قدر خیال تھا کہ خاکسار نے کئی بار دیکھا کہ حضور اگر چند لحوں کیلئے بھی جماعت سے اٹھکر گھر جاتے اور پھر واپس تشریف لاتے تو ہر بار جاتے بھی اور آتے بھی اسلام علیکم کہتے (سیرت المہدیؑ حصہ سوم صفحہ 523)

(کسی کو "تو" نہ کہنا)

حافظ نبی بخش صاحب ساکن فیض انب چک نے بیان کیا کہ، حضور کی عادت میں داخل تھا کہ خواہ کوئی چھوٹا یا بڑا ہو تو کسی کو "تو" کے لفظ سے خطاب نہ کرتے تھے حالانکہ میں چھوٹا بچہ تھا لیکن مجھے حضور نے کبھی "تو" سے مخاطب نہ کیا۔ (سیرت المہدیؑ حصہ سوم صفحہ 543)

دیانتداری

میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحب قادیان کے شمالی جانب سیر کے لئے گئے میں اور شیخ حامد علی (صاحب) ساتھ تھے راستہ پر ایک کھیت کے کنارے ایک چھوٹی سی بیری تھی اور اسے بیر لگے ہوئے تھے اور ایک بڑا عمدہ پکا ہوا لال بیر راستہ میں گرا ہوا تھا میں نے چلتے چلتے اسے اٹھا لیا اور کھانے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ نہ کھاؤ اور وہیں رکھ دو آخر یہ کسی کی ملکیت ہے۔

میاں صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ اس دن سے آج تک میں نے کسی بیری کے

پیر بغیر اجازت مالک اراضی کے نہیں کھائے کیونکہ جب میں کسی بیری کی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے یہ بات یاد آجاتی ہے۔(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۱۴)

بچوں کو سزا دینے کی ممانعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے مدرسہ تعلیم الاسلام میں جب کبھی کسی استاد کے خلاف شکایت آتی کہ اس نے کسی بچہ کو مارا ہے تو سخت ناپسند فرماتے اور متواتر ایسے احکام نافذ فرمائے گئے کہ بچوں کو جسمانی سزا نہ دی جاوے چھوٹے بچوں کے متعلق فرمایا کرتے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو مکلف ہیں ہی نہیں پھر تمہارے مکلف کیونکر ہو سکتے ہیں۔(مفہوم)

حضرت مخدوم الملّت فرماتے ہیں:۔

"بات میں بات آگئی۔حضرت بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف ہیں میں نے بارہا دیکھا ہے ایسی کسی چیز پر برہم نہیں ہوتے جیسے جب سن لیں کہ کسی نے بچہ کو مارا ہے یہاں ایک بزرگ نے ایک دفعہ اپنے لڑکے کو عادتاً مارا تھا۔حضرت بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی۔فرمایا میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے فرمایا ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اس سے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے مگر مغضوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو فرمایا جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کیلئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے فرمایا میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں اول اپنے نفس کیلئے مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اسکی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے پھر اپنے گھر کے لوگوں کیلئے مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں پھر اپنے بچوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کی یہ سب دین کے خدام بنیں۔پھر اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام اور پھر ان سب کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے اور اسی ضمن میں فرمایا حرام ہے مشیخی کی گدی پر بیٹھنا اور پیر بنانا اس شخص کو جو ایک منٹ بھی اپنے متوسلین سے غافل رہے۔ہاں پھر فرمایا ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے آپ نے قطعی طور فرمایا اور لکھ کر بھی ارشاد کیا کہ ہمارے مدرسہ میں جو استاد مارنے کی عادت رکھتا اور اپنے اس ناسزا فعل سے باز نہ آتا ہو اس سے یک لخت موقوف کر دو فرمایا ہم تو اپنے بچوں کیلئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو گا۔

(سیرت مسیح موعود مصنفہ عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ ۳۶۔۳۷)

سادگی

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا ایک دن سخت گرمی کے موسم میں چند احباب دوپہر کے وقت حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں اندر حاضر ہوئے جہاں حضور تصنیف کا کام کر رہے تھے پنکھا بھی اس کمرہ میں نہ تھا۔بعض دوستوں نے عرض کیا کہ حضور کم از کم پنکھا لگوا لیں تا کہ اس سخت گرمی میں حضور کو کچھ آرام تو ہو۔حضور نے فرمایا کہ اس کا یہی نتیجہ ہوگا کہ تا کہ آدمی کو نیند آنے لگے اور وہ کام نہ کر سکے۔ہم تو وہاں کام کرنا چاہتے ہیں جہاں گرمی کے مارے لوگوں کا تیل نکلتا ہو۔(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۳۹)

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD
A/22,SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396,2548030
MOB: 9438362671,9337362671,9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

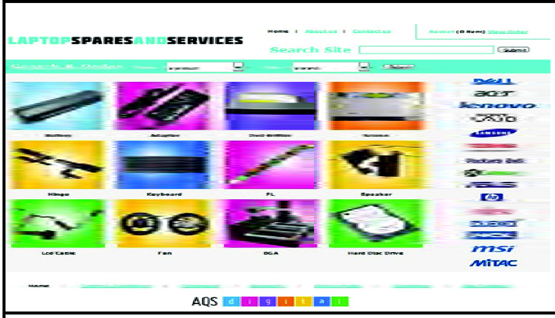

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING
AND DATA RECOVERY TRAINING

برہ پورہ، بہار میں جلسہ یومِ مصلح موعود کے انعقاد کے موقعہ پر لی گئی تصویر

کولکتہ، بنگال میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک خادم
غرباء میں خدمتِ خلق کے تحت کمبل تقسیم کرتے ہوئے

ماتھوٹم کیرالہ کے اطفال سائکل ریس میں حصہ لیتے ہوئے

ماتھوٹم کیرالہ کے اطفال وقارِ عمل میں مصروف

حلقہ ننگل، قادیان کے خدام سائکل ٹور کے دوران لیف لیٹ تقسیم کرتے ہوئے

یادگیر کرناٹک کے اطفال پکنک کے دوران کبڈی کھیلتے ہوئے

Registered with Registrar of Newspapers of India at No. **38951/82** Postal Registration No : **GDP|018|2013-15**

Monthly MISHKAT Qadian

Rs. 20/-

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 E-mail : mishkat_qadian@yahoo.com

Chairman : Rafiq Ahmad Beig

Editor : Zainuddin Hamid Ph : 09815016879

Manager : Tahir Ahmad Beig Ph : 09915223313

Volume : 33 **March 2014CE Amaan 1393HS** **Issue :3**

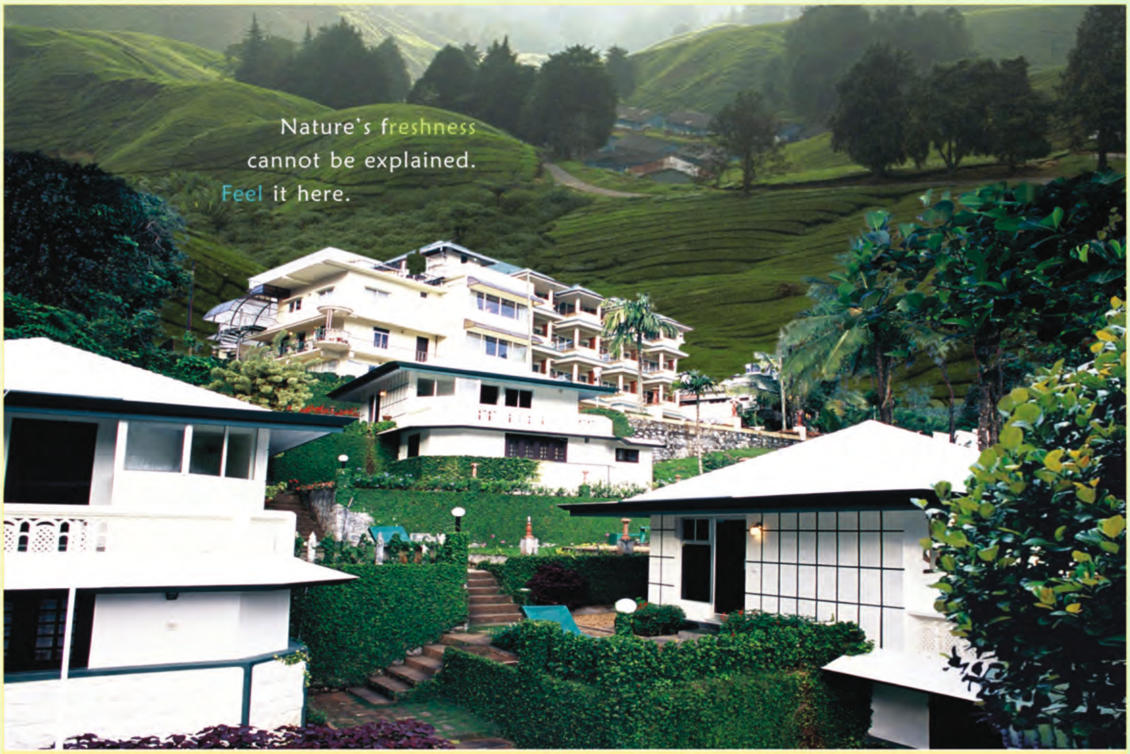

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com